بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خانزادی نے یہ ناول (تیر جا تجھے معاف کیا) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (جا تجھے معاف کیا) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

آخر کار کئی گھنٹوں کی لمبی مسافت طے کرنے کے بعد وہ لوگ ہوسٹل پہنچ ہی گئے۔

زرتشہ اٹھو۔۔۔ سمیر نے اسے پکارا جو بڑے سکون سے سمیر کندھے پر سر ٹکائے سو رہی تھی۔

زرتشہ ٹس سے مس نا ہوئی۔

سمیر نے اس کا سر ایک ہاتھ سے ہٹایا اور دوسرے ہاتھ سے پانی کی بوتل اٹھائی اور بوتل میں بچا پانی اس کے منہ پر الٹ دیا۔

زرتشہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

یہ کیا بدتمیزی ہے سمیر؟

بدتمیزی نہی ہے تمہیں جگا رہا تھا پچھلے چار گھنٹوں سے تم میرے کندھے کو تکیہ سمجھ کر سو رہی تھی۔

میں اور تمہارے کندھے پر سر رکھ کر سو رہی تھی۔یہ نہی ہو سکتا۔

زرتشہ غصے سے چلائی۔

یہ سچ ہے زرتشہ۔۔۔۔ نیلم مسکراتے ہوئے بولی۔

ہاں میں نے بھی دیکھا تھا' نازیہ نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

زرتشہ نے پہلے ان دونوں کو اور پھر سمیر کو گھورا اور گاڑی سے باہر نکلنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ سمیر نے اسے ٹوک دیا۔

کہاں چلی مسز؟

کیا مطلب کہاں چلی۔۔۔ ہوسٹل جا رہی ہوں۔

مجھ سے اجازت لی؟

اچھا۔۔۔تو اب مجھے ہر کام کے لیے تم سے اجازت لینی پڑے گی؟

زرتشہ کو جیسے صدمہ لگا۔

جی۔۔۔ سمیر نے نہایت ادب سے جواب دیا۔

بہت بھوک لگی ہے چلو کھانا کھائیں۔

نازیہ کی بات پر سمیر نے اسے گھورا۔۔۔تمہاری دوست اور اپنی بیوی کو کھانا میں خود کھلا دوں گا۔بس میری جیپ آ جائے پھر تم دونوں زرتشہ کا بیگ ہوسٹل لے جانا اور ہمارا انتظار مت کرنا ہم کل تک واپس آ جائیں گے۔

لیکن کہاں لے کر جا رہے ہو تم زرتشہ کو؟

نیلم بولے بنا نا رہ سکی۔

سسرال۔۔۔

سمیر نے مختصر جواب دیا۔

اوہ۔۔۔ سہی ہے جاو خیریت سے تم دونوں، وہ دونوں مسکرا دیں۔

"میں تمہارے ساتھ کہی نہی جا رہی سمیر مجھے ہوسٹل جانے دو۔

اب بہت ہو گیا مزید میں تمہاری کوئی بات نہی ماننے والی۔

میری بات مانو یا نہ مانو مجھے منوانی آتی ہے۔

لو آ گئی میری جیپ۔۔۔ چلو اپنا بیگ لو اور میرے ساتھ چلو۔

نہی میں نہی جاوں گی تمہارے ساتھ !

زرتشہ مسلسل ضد پر اٹکی ہوئی تھی۔

سمیر گاڑی سے باہر نکل کر زرتشہ کی طرف آیا دروازہ کھول کر اس کا بازو تھامتے ہوئے گاڑی سے باہر نکالا اور جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

زرتشہ تمہارا بیگ۔۔۔ جیسے ہی زرتشہ جیپ میں بیٹھی نیلم نے مسکراتے ہوئے اس کا بیگ اس کی طرف بڑھایا۔

زرتشہ نے اسے گھورا۔۔۔ تم لوگ میری دوست نہی دشمن ہو۔

سمیر نے جیپ سٹارٹ کر دی۔

نازیہ اور نیلم نے اسے ہاتھ ہلا کر الوداع کہا۔

یہ بہت غلط بات ہے سمیر تم یہ سب ٹھیک نہی کر رہے اگر کسی نے مجھے یہاں سے تمہارے ساتھ جاتے ہوئے دیکھ لیا تو اچھا نہی ہو گا۔

کچھ نہی ہو گا تم کچھ زیادہ ہی ڈرتی ہو۔

اب تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہی ہے 'تم میری بیوی ہو یہ بات یاد رکھو۔

کسی کی ہمت نہی کہ میری عزت کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے۔

سمیر کا لہجہ بہت سنجیدہ تھا۔

ایک پل کے لیے زرتشہ اس کی بات کو محسوس کرنے لگی۔ جیسے کوئی اپنا ہو۔

New Era Magazine

کوئی ہمت دے جینے کی۔۔۔لیکن بس چندپل کے لیے اگلے ہی لمحے اسے ماضی کی تلخیوں نے آن گھیرا۔

"اپنی عزت کو کوئی سر عام نیلام نہی کرتا، تم نے مجھے سب کے سامنے ٹارچر کیا میری کمزوری کا فائدہ اٹھایااور ایسے شخص سے میں کسی قسم کی توقع نہی رکھ سکتی،،

"مجھ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو تم مگر یہ بھول گئے کہ محبت کی پہلی شرط "عزت" ہوتی ہے۔جو تم نے مجھ سے چھین لی ہے،،

پوری یونیورسٹی میں میرا تماشہ بنا کر رکھ دیا اور کہتے ہو میں تمہاری عزت ہوں۔۔ہو نہہ رہنے دو سمیر ایسی عزت مجھے نہی چاہیے جو مجھے میرے اپنوں سے دور کر دے۔

بہتر یہی ہے کہ تم مجھے یونیورسٹی چھوڑ دو اور مجھے بھی چھوڑ دو۔

اس تعلق کو یہی ختم کردو۔میں اپنے گھر واپس چلی جاوں گی۔

سمیر نے اس کی کسی بات کا جواب نہی دیا'زرتشہ کی باتوں پر اسے شدید حیرت ہوئی۔اس نے جیپ سڑک کے کنارے روک دی۔

چندپل بے یقینی سے زرتشہ کو دیکھتا رہا۔

"میری محبت ہو تم بس اتنا جانتا ہوں میں، تمہیں حاصل کرنے کا میرا طریقہ غلط تھا مگر میری نیت میں اور میری محبت میں کوئی کھوٹ نہی ہے،،

تم میرا یقین کرو یا نا کرو تمہاری مرضی!

مگر یہ تعلق میں ختم نہی کر سکتا۔۔۔بس آج آخری بار تم سے مل رہا ہوں۔

ایک بار میرے گھر والوں سے مل لو اور پھر تمہاری مرضی جو تم چاہو گی وہی ہو گا۔

یہ تعلق میرے مرنے کے بعد ہی ختم ہو گا بس یہ یاد رکھنا۔۔۔۔!

زرتشہ سوچوں کے سمندر میں ڈوبی سمیر کو دیکھنے لگی مگر سمیر نے دوبارہ اس کی طرف نہیں دیکھا۔

اس نے پھر سے جیپ سٹارٹ کر دی اور جیپ کی رفتار بڑھادی۔

دو گھنٹے بعد جیپ ایک گاوں میں داخل ہو گئی۔ ہر طرف لہلہاتے کھیت، خوبصورت باغ، ہلکا ہلکا سا اندھیرا چھانے لگا۔

سورج غروب ہونے والا تھا۔ کسان اپنے گھروں کو واپس لوٹ رہے تھے۔

ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، ایک پل کے لیے تو زرتشہ اس منظر میں کھو سی گئی۔

سمیر کے ہارن دینے پر گیٹ کھول دیا گیا۔ جیپ گیٹ سے اندر داخل ہوئی اور گیٹ کیپر نے جلدی سے گیٹ بند کر دیا۔

گھر آگیا چلیں اندر؟

سمیر کی آواز پر زرتشہ چونک کر جیپ سے نیچے اتر گئی۔

سمیر کا لہجہ اب بھی سنجیدہ تھا۔

وہ اپنا بیگ اٹھائے اور ڈوپٹہ اچھی طرح سر پر سیٹ کرتی ہوئی سمیر کے ساتھ چلتی گئی۔۔۔ یہ گھر کا پچھلا گیٹ تھا۔

New Era Magazine

وہ دونوں چلتے ہوئے گھر کے اگلے حصے کی طرف بڑھے جہاں سب لان میں بیٹھے چائے پی رہے تھی۔

سمیر بھائی۔۔۔ایک لڑکی بھاگتی ہوئی سمیر کی طرف بڑھی۔

یہ میری چھوٹی بہن ہے حنا ہے۔۔۔ سمیر اپنی بہن کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

اور حنا یہ۔۔۔

یہ میری زرتشہ بھابی ہیں ناں بھائی۔۔۔آپ کو بتانے کی ضرورت نہی ہے۔یہ تو بلکل ویسی ہی ہیں جیسا آپ نے بتایا تھا۔۔میرا مطلب بہت پیاری ہیں۔اس سے پہلے کہ سمیر زرتشہ کا تعارف کرواتا وہ خود ہی سب کچھ بولتی چلی گئی۔

وہ زرتشہ کے گلے لگ گئی۔۔۔بھابی کیسی ہیں آپ؟

ہم سب آپ دونوں کا ہی انتظار کر رہے تھے صبح سے۔

زرتشہ نے بس مسکرانے پر اکتفا کیا۔

سمیر کے والدین بھی وہاں آ پہنچے۔۔ سمیر ان کی طرف بڑھا۔۔۔ سمیر سے مل کر وہ دونوں ایک ساتھ زرتشہ کی طرف بڑھے۔

زرتشہ بہت جھجک رہی تھی اسے یہ سب کچھ بہت عجیب سا لگ رہا تھا۔

سمیر کے والد نے آگے بڑھ کر زرتشہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور مسکرا دیئے۔

اس کے بعد سمیر کی امی آگے بڑھیں اور اسے گلے سے لگا لیا۔

New Era Magazine

زرتشہ کے لیے یہ سب کچھ نیا سا تھا۔ماں کے پیار تو اس نے کبھی محسوس ہی نہی کیا تھا اور اسے نہی یاد کہ بابا کے گزرنے کے بعد کسی نے اس طرح اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا ہو۔

انہوں نے زرتشہ کا ماتھا چوما اور اسے لیے اندر کی طرف بڑھی۔

آو بیٹا اندر چلو۔۔۔

زرتشہ ان کے ساتھ اندر کی طرف چل پڑی۔۔اس کے لیے ایک ایک قدم اٹھانا مشکل ہو رہا تھا۔

اس نے سمیر کی طرف دیکھا مگر وہ اپنی بہن کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔

حنا نے جب سے زرتشہ کو دیکھا بس اس کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھی۔

سمیر مسکراتے ہوئے اس کی باتوں کے جواب دیتے ہوئے اندر کی طرف بڑھا۔

حنا جاو بھابی کو اس کے کمرے میں لے جاو منہ ہاتھ دھولے میں کھانا لگاتی ہوں۔

جی اماں۔۔

حنا خوشی خوشی زرتشہ کو ساتھ لیے سمیر کے کمرے کی طرف بڑھی۔

بھابی یہ رہا آپ کا کمرہ۔۔۔۔۔

لیکن یہ تو سمیر کا کمرہ ہے۔میں کیسے یہاں رہ سکتی ہوں؟

ارے بھابی اب بھائی کا کمرہ ہی آپ کا کمرہ ہے۔بھول گئی کیا آپ؟

آپ کا نکاح ہوا ہے میرے بھائی سے۔۔

ہوا نہی زبردستی کروایا ہے تمہارے بھائی نے۔۔زرتشہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

ہاں مگر ابھی شادی تو نہی ہوئی ناں تم مجھے بھابی مت بولو حنا مجھے تھوڑا عجیب لگ رہا ہے۔

اس کی بات پر حنا نے قہقہ لگایا۔

نا بابا یہ مجھ سے نہی ہو گا۔آپ میری اکلوتی بھابی ہیں۔آپ کو بھابی نہی بولوں گی تو اور کس کو بولنا ہے اور جہاں تک کمرے کی بات ہے تو آج اس کمرے میں آپ رہیں گی اور بھائی کے لیے دوسرا کمرہ سیٹ کروادیا ہے اماں نے۔

شکر ہے۔۔زرتشہ نے سکھ کا سانس لیا۔

تو ٹھیک ہے بھابی آپ ہاتھ منہ دھو کر نیچے آ جائیں تب تک میں اماں کی مدد کروادوں کھانا لگانے میں۔

زرتشہ نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا تو حنا کمرے سے باہر نکل گئی۔

زرتشہ واش روم کی طرف بڑھ گئی۔بعد میں کمرے میں ہی بیٹھ گئی۔

کسی کے انتظار میں تھی کہ کوئی آئے تو اس کے ساتھ نیچے جائے اسے خوا مخواہ جھجک سی محسوس ہو رہی تھی۔

آخر کچھ دیر بعد سمیر کمرے میں داخل ہوا۔

زرتشہ سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔

سمیر کی آواز پر وہ صوفے سے اٹھ کر باہر کی طرف بڑھی۔

پتہ نہی کیوں تم مجھے اپنے گھر والوں سے ملوانے لے آئے ہو ہمارا رشتہ کوئی اتنا خاص تو نہی ہے اور کیا تمہارے ماں باپ جانتے نہی تم نے کس طرح نکاح کیا ہے مجھ سے۔

کمال ہے بیٹے کو کچھ کہا ہی نہیں انہوں نے۔۔کیسا زمانہ آگیا ہے۔

"بیٹی پسند کی شادی کرے تو گناہ اور بیٹا کرے تو غلطی سمجھ کر معاف کر دیا جاتا ہے،،

زرتشہ چلتی ہوئی منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی جا رہی تھی۔

دونوں ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئے۔

آو بیٹا کھانا شروع کرو'ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے۔

سمیر کی امی زرتشہ کے لیے پلاو پلیٹ میں ڈالنے لگیں۔یہ لو بیٹا جتنا دل چاہے کھاو۔

سب کچھ ہے جو اچھا لگے کھاو۔

وہ مسکرا کر زرتشہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتی ہوئیں واپس اپنی کرسی پر چلی گئیں۔

سب نے کھانا شروع کر دیا۔

زرتشہ نے سمیر کی طرف دیکھا مگر وہ سر جھکائے کھانا کھانے میں مصروف تھا۔

زرتشہ اپنی اتنی آو بھگت پر شرمندہ سی ہو رہی تھی۔

بھابی کچھ چاہیے؟

زرتشہ کو سمیر کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا تو حنا بول پڑی۔

حنا کی بات پر سمیر نے سر اٹھا کر زرتشہ کی طرف دیکھا۔

کیا ہوا کچھ چاہیے۔۔۔۔؟

سمیر نے سوال کر ڈالا۔

New Era Magazine

جی وہ دراصل مجھے مٹن سے الرجی ہے تو میں یہ پلاو نہی کھا سکتی اگر کچھ اور میرا مطلب سبزی بنی ہے تو۔۔۔زرتشہ شرمندہ سی بول رہی تھی۔

ہاں ہاں بیٹا کیوں نہی سب کچھ بنا ہے یہ رہی سبزی۔۔۔بنا جھجک بتاو بیٹا جو بھی کھانا ہے۔

یہ تمہارا اپنا گھر ہے شرمانے کی ضرورت نہی ہے۔

زرتشہ نے مسکراتے ہوئے سالن کا باول اپنی طرف کیا اور کھانے میں مصروف ہو گئی۔

کھانا کھانے کے بعد سمیر اپنے بابا کے ساتھ باہر لان میں چلا گیا جبکہ حنا برتن سمیٹنے میں مصروف ہو گئی۔

زرتشہ نے اس کا ہاتھ بٹانا چاہا مگر سمیر کی والدہ نے اسے منع کر دیا۔

زرتشہ چپ چاپ ٹی وی لاونج میں بیٹھ گئی۔

یہ سب کچھ اچھا بھی لگ رہا ہے اور عجیب بھی۔اگر کسی کو میرے ہوسٹل سے غائب ہونے کا پتہ چل گیا تو قیامت آجائے گی۔

یہ سب ٹھیک نہی ہے مجھے جلد از جلد ہوسٹل پہنچنا ہو گا۔

سمیر سے بات کرنی پڑے گی مگر اس کے تو مزاج ہی نہی مل رہے۔

اتنا روکھا سا رویہ ہے آج اس کا میرے ساتھ۔

خیر جو بھی ہو مجھے سمیر سے بات کرنی ہی ہو گی۔

میں مانتی ہوں کہ یہ سب بہت اچھے ہیں مگر میں یہاں نہی رک سکتی۔

آئیں بھابی آپ کو کچھ دکھاوں۔۔حنا کی آواز پر وہ سوچوں کے سمندر سے باہر نکلی اور اس کے ساتھ چل دی۔

آئیں بھابی یہ میرا کمرہ ہے آپ بیٹھیں یہاں آپ کو کچھ دکھاتی ہوں۔

وہ زرتشہ کو بیڈ پر بٹھاتی ہوئی الماری کی طرف بڑھی۔

یہ دیکھیں بھابی ہماری بچپن کی یادیں۔۔وہ ایک موٹا سا فوٹو البم لے کر زرتشہ کی طرف بڑھی۔

یہ بھائی کی بچپن کی تصویریں ہیں۔۔یہ دیکھیں ہم مری گئے تھے۔

یہ ہم لوگ چاچو کی شادی پر گئے تھے۔

یہ دیکھیں یہاں بھائی سب کزنز کے ساتھ ہیں۔

اور یہ ہیں سکول سے لے کر یونیورسٹی تک کی تصویریں حنا نے ایک دوسرا البم اس کی طرف بڑھایا۔

مگر یونیورسٹی لائف تو ابھی چل رہی ہے ناں سمیر کی۔۔۔زرتشہ چونک کر بولی۔

جی بھابی آپ یہ دیکھیں میں آتی ہوں۔

اماں آواز دے رہی ہیں مجھے۔۔۔وہ عجلت میں کمرے سے باہر نکل گئی۔

تب ہی سمیر کمرے میں داخل ہوا۔زرتشہ کے ہاتھ میں البم دیکھ کر اس کی طرف بڑھا اور اس کے ہاتھ سے البم لے لیا۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے یہ حنا کے سارے کام الٹے ہی کیوں ہوتے ہیں۔

وہ دونوں البم اٹھا کر الماری کی طرف بڑھا۔

ایسا بھی کیا تھا اس البم میں جو تم نے مجھے دیکھنے نہی دیا؟

زرتشہ غصے سے سمیر کے پاس آرکی۔

زرتشہ کے اچانک سوال پر سمیر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

تم سے مطلب؟

ویسے بھی تمہیں مجھ میں کوئی انٹرسٹ نہی ہے تو میری تصویریں کیوں دیکھ رہی تھی۔

میں نہی دیکھ رہی تھی تمہاری بہن مجھے خود دکھا رہی تھی۔

تو تم نا دیکھتی۔۔۔آنکھوں پر پٹی باندھ لیتی۔

میں کیوں کروں ایسا؟

سب جانتی ہوں میں تم نے مجھ سے وہ البم کیوں واپس لیا۔

کیا جانتی ہس تم؟

زرتشہ کی بات پر سمیر چونک کر بولا۔

یہی کہ بچپن میں تم بلکل بھی پیارے نہی تھے۔موٹے موٹے گال اور اتنا بڑا پیٹ

ہاہاہاہا۔۔۔زرتشہ ہنس رہی تھی۔

تم میرا مزاق اڑا رہی ہو؟

سمیر کو جیسے افسوس ہوا زرتشہ کے ہنسنے پر۔

ہاں شاید۔۔۔۔زرتشہ بس اتنا ہی بول سکی اور پھر سے ہنسنے لگی۔

گولو مولو۔سو کیوٹ۔زرتشہ آگے بڑھ کر سمیر کے گال کھینچتے ہوئے بولی۔

سمیر کو حیرت کا جھٹکا لگا زرتشہ سے اس حرکت کی امید نہی تھی اسے۔

اس نے زرتشہ کے دونوں ہاتھ تھام لیے اور ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا۔

یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ زرتشہ کی ہنسی کو بریک لگی۔

سمیر یہ کیا بدتمیزی ہے۔

اب بولو کیا کہہ رہی تھی۔اب کھینچوں میرے گال۔

بہت کیوٹ لگتا ہوں ناں میں تمہیں۔۔۔وہ بچپن تھا تب میں پیارا نہی تھا مگر اب کیا خیال ہے میرے بارے میں؟

کیا ہوا چپ کیوں ہو گئی؟

میں تو بس مزاق کر رہی تھی سمیر۔۔۔پلیز چھوڑ دو مجھے۔

نہی۔۔۔تم پھر سے میرے گال کھینچوں اور بولو گولو مولو۔۔۔جیسے بول رہی تھی۔

سوری میں تو بس مزاق کر رہی تھی تم بچپن میں بہت پیارے تھے۔زرتشہ گھبراتے ہوئے بول رہی تھی۔اسے ڈر تھا کہ کہی حنا نا آجائے اور سمیر کی اتنی قربت۔۔۔اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا۔

اور اب کیوٹ نہی ہوں کیا؟

نننہیں سمیر اب بھی بہت ہینڈ سم ہو۔اب تو چھوڑ دو مجھے۔

حنا کی آواز پر سمیر نے اسے چھوڑ دیا وہ کچھ بڑبڑاتی ہوئی آرہی تھی۔

زرتشہ تیزی سے اپنی جگہ پر واپس بیٹھ گئی اور سمیر صوفے کی طرف بڑھ گیا۔

بھائی آپ یہاں بیٹھے ہیں اور اماں آپ کو باہر ڈھونڈ رہی ہیں۔

ہاں میں وہ میرا فون نہی مل رہا تھا تو سوچا یہاں دیکھ لوں۔

لیکن فون تو آپ کے ہاتھ میں ہے بھائی۔۔۔پتہ نہی کہاں گُم ہیں آپ۔

فون آپ کے پاس ہے اور آپ یہاں وہاں ڈھونڈ رہے ہیں۔

نہی میرا مطلب تھا چار جر۔۔۔سمیر خود کو ریلیکس ظاہر کرتے ہوئے بولا۔

ہاں چار جر آپ کا تو پتہ نہی لیکن میرا یہاں ہے وہ دے دیتی ہوں آپ کو۔

ہاں جلدی دے دو مجھے ایک ضروری کال آنی والی ہے۔

جی بھائی یہ لیں۔۔حنا نے چار جر اس کی طرف بڑھایا تو وہ ایک نظر زرتشہ پر ڈالتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔

پھر اچانک واپس پلٹا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو حنا جاو زرتشہ کو گھر دکھاو اچھی طرح۔۔یہاں بیٹھ کر فضول تصویریں دکھانے سے بہتر ہے۔

بھائی وہ آپ کی تصویریں تھیں۔۔خیر آپ کو فضول لگتی ہیں تو کیا کہہ سکتی ہوں میں۔

آئیں بھابی میں آپ کو گھر دکھاوں۔۔وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئیں اور سمیر بھی۔

بھابی یہ ساتھ والا گھر چاچو کا ہے ہم صبح ملنے جائیں گے۔

ویسے کوئی ہے جو آپ کو دیکھ کر بلکل خوش نہی ہونے والا۔

New Era Magazine

کون۔۔۔؟

زرتشہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔

وہ دیکھیں آرہی ہے آفت۔۔۔چاچو کی بیٹی ندا۔

لیکن وہ مجھے دیکھ کر خوش کیوں نہی ہو گی'زرتشہ کو حنا کی بات کچھ عجیب سی لگی۔

کیونکہ وہ بھائی کو پسند کرتی ہے اور بھائی نے آپ سے نکاح کر لیا۔

اسی بات پر جب سے اسے پتہ چلا ہے تب سے سے بات بات پر مجھ سے جھگڑنے لگتی ہے اور چچی کا بھی منہ بنا ہوا ہے۔

یہ لڑکی کون ہے؟

ندا ان کے پاس آرکی۔

اوہ ندا تم۔۔۔ہاں یہ ہیں میری۔۔مطلب ہماری بھابی زرتشہ۔

سمیر بھائی کی بیوی۔۔۔اور بھابی یہ ندا ہے میری کزن چاچو کی بکٹی۔

اسلام وعلیکم۔۔۔زرتشہ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

مگر ندا نے ہاتھ ملانا گوارا نہی کیا۔

سمیر کہاں ہے؟

وہ زرتشہ کو اگنور کرتی ہوئی غصے سے بولی۔

وہ تو اپنے کمرے میں ہیں۔۔حنا کندھے اچکاتے ہوئے بولی۔

ندا ایک غصیلی نظر زرتشہ پر ڈالتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

زرتشہ نے شرمندگی سے ہاتھ واپس کھینچ لیا اسے ندا بلکل بھی اچھی نہی لگی۔

بہت بدتمیز ہے یہ چھوڑیں آپ اس کو بھابی آپ اپنے کمرے میں جا کر آرام کریں۔

زرتشہ سر ہلاتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی سامنے کا منظر دیکھ کر چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

ندا آنسو بہاتے ہوئے سمیر کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی اور سمیر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے کچھ بول رہا تھا۔

زرتشہ کی برداشت بس یہی تک تھی وہ دروازہ ناک کرتے ہوئے اندر داخل ہو گئی جواب تک دروازے میں کھڑی چپ چاپ سب دیکھ رہی تھی۔

سمیر نے ندا کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

ندا تم جاو یہاں سے ہم اس بارے میں صبح بات کریں گے۔

نہی۔۔۔آپ لوگ بات کر لیں میں بعد میں آتی ہوں۔زرتشہ غصے سے باہر کی طرف بڑھی۔

سمیر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔۔۔ندا نے سمیر کو زرتشل کے پاس جاتے دیکھا تو غصے سے وہاں چل پڑی۔

زرتشہ تم جاو کمرے میں آرام کرو۔سمیر اس کا راستہ روکتے ہوئے بولا۔

نہی تم کر لو باتیں جی بھر کر اپنی پرانی محبوبہ سے۔۔زرتشہ پاس سے گزرتی ندا کس دیکھتے ہوئے۔

کیا مطلب پرانی محبوبہ ؟

سمیر کو حکرت ہوئی زرتشہ کی بات پر۔

کچھ نہی میں جا رہی ہوں سونے اور پلیز صبح مجھے ہوسٹل چھوڑ دینا مزید یہاں رکنا نہی چاہتی میں۔

وہ غصے سے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

سمیر بھی اس کے ساتھ کمرے میں پہنچ گیا بازو سے کھینچتے ہوئے زرتشہ کا رخ اپنی طرف کیا۔

یہ کیا بولا تم نے۔۔؟

وہی جو تم نے سنا۔۔ ندا تمہاری محبوبہ۔۔ تم دونوں شادی کرنا چاہتے تھے ناں؟

کیا بول رہی ہو تم زرتشہ میرا صبر کا امتحان مت لو۔ جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہی ہے۔

میں ندا کو چھوٹی بہن کی طرح سمجھتا ہوں اور تم کیا سمجھ بیٹھی ہو۔

وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی میں نہی!

اور اگر مجھے اس سے شادی کرنی ہوتی تو تم سے نکاح نہ کرتا۔

پتہ نہی کیا کیا فضول باتیں سوچتی رہتی ہو تم۔

میں فضول باتیں سوچتی ہوں اور تم جو اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے کھڑے تھے وہ کیا تھا؟

زرتشہ بس کر دو۔۔ میں تو بس اسے سمجھا رہا تھا۔

رہنے دو مجھے مت سمجھاو جاو یہاں سے۔۔۔ مجھے سونا ہے۔

ٹھیک ہے جا رہا ہوں میں۔۔۔ صبح چھوڑ دوں گا تمہیں یونیورسٹی۔۔ جو سمجھنا ہے سمجھتی رہو۔

سمیر غصے سے بولتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

New Era Magazine

زرتشہ بھی کمرے کا دروازہ بند کرتی ہوئی سونے کے لیے لیٹ گئی۔

نیند نہی آرہی تھی اسے کافی دیر تک سونے کی کوشش کرتی رہی اور پھر کھڑکی کے پاس رک کر آنسو بہانے لگی۔

سامنے لگی سمیر کی تصویر پر نظر پڑی تو منہ دوسری طرف موڑ لیا ایسے جیسے سمیر سامنے ہو۔

تصویر پر کیوں غصہ نکال رہی ہو سامنے ہوں میں مجھ پر نکال لو غصہ۔

سمیر کی آواز پر زرتشہ نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا اور پھر سے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

اب رو کیوں رہی ہو؟

ایک تو ہر وقت تم رونے کس تیار رہتی ہو۔

تم جاو یہاں سے مجھے تم سے کوئی بات نہی کرنی۔

تو مت کرو بات مگر یہ رونا بھی بند کر دو۔

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ تم بھی مجھ سے محبت کرنے لگی ہو۔

ایسا کچھ بھی نہی ہے میں تم زرے کبھک محبت نہی کر سکتی۔

تو پھر میرے لیے رو کیوں رہی ہو؟

میں تمہارے لیے نہی رو رہی اپنے آپ کے لیے رو رہی ہوں،اپنی قسمت پر رو رہی ہوں۔

کیا ہوا تمہاری قسمت کو۔۔۔؟

اتنا ہینڈ سم ہمسفر لکھا گیا ہے تمہاری قسمت میں اتنا پیار کرنے والے ماں باپ اور ایک چھوٹی بہن مل گئی تمہیں اور کیا چاہیے۔

New Era Magazine

زرتشہ غصے سے سمکر کی طرف پلٹی۔

تمہیں ہر بات مزاق لگتی ہے ناں سمیر؟

نہی۔۔ہر بات مزاق نہی لگتی مجھے مگر میں غموں کو جھیلنے کا ہنر رکھتا ہوں۔

"میں ہوں تمہارے ساتھ تو تم فکر کیوں کرتی ہو،،

تم ساتھ ہو اسی بات کی تو فکر ہے تم نہی جانتے میرے بھائیوں کو۔۔۔وہ غیرت کے لیے سر کاٹ بھی سکتے ہیں اور کٹوا بھی سکتے ہیں۔

زرتشہ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے ادھر دیکھو میری طرف۔

سمیر نے اس کا بازو تھامتے ہوئے رخ اپنی طرف موڑا مگر زرتشہ نے پھر سے منہ دسسری طرف مڑ لیا۔

مجھے کوئی بات نہی کرنی تم جاو یہاں سے۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔ سمیر غصے سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

وہ کچھ دیر یونہی کھڑکی کے پاس رکی رہی پھر آکر سونے کے لیے لیٹ گئی۔

صبح کھڑکی سے اندر آتی سورج کی روشنی سے آنکھ کھلی تو اٹھ کر تیزی سے واش روم کی طرف بڑھی۔

منہ ہاتھ دھو کر نیچے پہنچی تو سمیر کی امی اور بہن باہر لان میں بیٹھی تھیں۔

زرتشہ ان کو سلام کرتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

حنا جاو بھابی کے لیے ناشتہ لے آو۔

ماں کے کہنے پر حنا چہرے پر مسکراہٹ سجائے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

وہ میں رات کو کافی دیر جاگتی رہی اسی وجہ سے دیر سے آنکھ کھلی ورنہ میں جلدی اٹھ جاتی ہوں روزانہ۔

زرتشہ نے جیسے صفائی پیش کرنا چاہی اپنی غلطی پر۔

کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔۔ہو جاتا ہے کبھی کبھی ایسا جب کسی نئی جگہ جائیں۔

تم آرام سے ناشتہ کر لو اور پھر تیار ہو جانا ڈرائیور تمہیں یونیورسٹی چھوڑ دے گا۔

"ڈرائیور کیوں آنٹی؟

سمیر کہاں ہے؟

زرتشہ کے چہرے پر پریشانی چھا گئی ڈرائیور کا سن کر۔

سمیر تو چلا گیا صبح، اس نے کہا مجھ سے کہ جب تم اٹھ جاو تو تمہیں ڈرائیور کے ساتھ بھیج دوں۔

مگر آنٹی میں ڈرائیور کے ساتھ کیسے جا سکتی ہوں؟

تم فکر مت کرو بیٹا سمیر اتنا غیر زمہ دار نہیں ہے۔یہ ڈرائیور برسوں سے ہمارے ساتھ ہے۔

فکر مندی والی کوئی بات نہیں اور نہ ہی ڈرنے کی ضرورت ہے۔

تم فکر مت کرو آرام سے ناشتہ کرو۔

یہ لیں بھابی گرما گرم ناشتہ۔۔حنا نے مسکراتے ہوئے کھانے کی ٹرے زرتشہ کے سامنے رکھی۔

زرتشہ کا ذہن بس سمیر پر ہی اٹک کر رہ گیا۔وہ بے دلی سے ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئی۔

سمیر مجھے ڈرائیور کے بھروسے چھوڑ کر کیسے جاسکتا ہے 'مطلب اس نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا۔

خیر جو بھی ہو مجھے یہاں سے جانا ہے بس!

سمیر میرے ساتھ جائے یا نہ مجھے کوئی فرق نہی پڑتا۔۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد زرتشہ برتن اٹھانے لگی مگر حنا نے اس کے ہاتھ سے برتن لے لیے اور کچن کی طرف بڑھ گئی۔

دل کا برا نہی ہے میرا سمیر۔۔۔بس غصے کا زرا تیز ہے۔

اپنی من مانی کا عادی ہے، بچپن سے ایسا ہی ہے اس نے ہمیشہ وہی کیا جو اس کا دل چاہا۔

جب اس نے ہمیں اس نکاح کے بارے میں بتایا تو ہمیں بہت افسوس ہوا۔

مگر اب کیا کر سکتے تھے ہم نکاح ہو چکا تھا۔

مجھے بہت افسوس ہے اس بات پر اگر ہو سکے تو میرے بیٹے کو معاف کر دو۔

جو بھی ہوا اب تم دونوں کے درمیان ایک رشتہ ہے۔وہ رشتہ جو دنیا کا سب سے پاک اور خالص رشتہ ہے۔

اسے بھی بہت سمجھایا ہے کہ اپنے غصے پر قابو رکھنا سیکھ لے اب اور تمہیں بھی یہی سمجھاوں گی کہ اس رشتے کو دل سے قبول کر لو۔

جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا اب کچھ نہی ہو سکتا۔

جیسے ہی تمہاری پڑھائی مکمل ہو گی ہم سب خود تمہارے گھر جائیں گے اور تمہارے بھائیوں سے بات کریں گے۔

سب ٹھیک ہو جائے گا بس تم دل لگا کر اپنی پڑھائی کرو۔

لیکن اگر میری پڑھائی سے پہلے ہی میری گھر والوں کو اس نکاح کا پتہ چل گیا تو؟

زرتشہ جواب تک خاموشی سے سب سن رہی تھی آخر بول ہی پڑی۔

"میری عزت، میرے خواب تو سب کچھ خاک میں ملا دیا آپ کے بیٹے نے، ہر وقت ایک ڈر سا لگا رہتا ہے دل میں کہ کہی میرے بھائیوں تک یہ خبر نا پہنچ جائے،،

میری جان ہر وقت سولی پر لٹکی رہتی ہے۔ایک ہفتہ ہو گیا اس نکاح کو اور اس ایک ہفتے میں مجھے کن حالات سے گزرنا پڑا ہے بس میں ہی جانتی ہوں۔

میرے لیے وبالِ جان بن گیا ہے یہ رشتہ!

"بس اپنی انا اور ضد میں آکر سمیر نے میری اور میری عزت کا سودا کر ڈالا،،

آنے والے وقت میں کیا انجام ہو گا اس فیصلے کا ایک پل کے لیے بھی نہی سوچا اس نے اور آپ کہتی ہیں کہ میں اسے معاف کر دوں؟

"آپ ماں ہیں معاف کر سکتی ہیں اپنے بیٹے کو مگر میرا اتنا ظرف نہی ہے کہ میں اسے معاف کر سکوں،،

میں معزرت خواہ ہوں میں آپ سے اس لہجے میں بات نہی کرنا چاہتی تھی آپ سے مگر میں حالات کے ہاتھوں مجبور ہو چکی ہوں، ہو سکے تو مجھے معاف کر دیں آپ۔۔۔وہ ان کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

نہی بیٹا تم معافی کیوں مانگ رہی تم نے کچھ غلط تو نہی کہا۔

New Era Magazine

میں جانتی ہوں میرا بیٹا غلط ہے!

مگر جیسا تم اس کو سمجھ رہی ہو ویسا نہی ہے وہ،

کچھ سچائیاں ایسی بھی ہیں اس کی جو تم نہی جانتی، جب جان لو گی تو معاف کر دو گی اسے۔

اس کا طریقہ غلط تھا مگر اس نے یہ نکاح تمہیں تحفظ دلانے کے لیے کیا ہے۔

تحفظ۔۔۔زرتشہ نے ان کا بولا لفظ دہرایا۔

ہاں بیٹا تحفظ دینے کے لیے ورنہ وہ کبھی ایسا قدم نہی اٹھاتا۔

امی بھائی کی کال ہے۔۔۔حنا اچانک وہی آئی تو زرتشہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

بیگ اٹھانے لگی تو میسیج ٹون بجی۔

"یہ کمرے کے دائیں سائیڈ جو پردہ ہے اسے ہٹاو تو ایک دروازہ ہے۔

اس دروازے کے ساتھ ایک بکس رینک ہے۔اس کی تیسری لائن کی بک نمبر سات اٹھاو تو اس کمرے کا دروازہ کھل جائے گا۔

میرے بارے میں جو بھی گمان تمہارے دل میں ہیں ان سب کے جواب ہیں اس کمرے میں، اچھی طرح دیکھ لو اس کے بعد تم سمجھ جاو گی کہ میں نے یہ نکاح کیوں کیا ہے،،

سمیر۔۔۔!

سمیر کا میسیج پڑھتے ہی زرتشہ دائیں طرف لگے اس پردے کی طرف بڑھی۔

پردہ ہٹایا تو واقعی وہاں ایک دروازہ تھا۔

یہ دروازہ اس طرح سے ڈیزائن کیا گیا تھا کہ جیسا دیوار کا ہی حصہ ہو۔

غور سے دیکھنے پر زرتشہ کو وہ دروازہ نظر آ ہی گیا۔

اب اس نے بک رینک کی طرف ہاتھ بڑھایا اور تیسری لائن کی ساتویں کتاب اٹھائی تو وہ دروازہ کھل گیا۔

وہ حیرت اور بے یقینی سے اندر کی طرف بڑھی۔

کمرے میں اندھیرا تھا مگر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی کمرے کی لائٹ جل گئی اور دروازہ بند ہو گیا۔

زرتشہ واپس دروازے کی طرف بڑھی اور دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا مگر اسے کوئی ہینڈل نظر ہی آیا۔

آخر اس کی نظر بکس رینک کی طرف پڑی اس نے پھر سے وہی بک اٹھائی۔

دروازہ کھل گیا مگر کمرے کی لائٹ بند ہو گئی۔

جیسے ہی اس نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا تو لائِٹ پھر سے روشن ہو گئی۔

وہ سمجھ گئی کہ دروازہ بند ہونے پر ہی اس کمرے کی لائٹ جلتی ہے۔

زرتشہ پلٹ کر آگے کی طرف بڑھی۔

یہ کافی بڑا کمرہ تھا مگر زرتشہ کو ایسا کچھ نظر نہیں آیا کہ جس سے اسے کچھ حاصل ہو سکے۔

آخر اس کی نظر دیواروں پر پڑی تو دھنگ رہ گئی۔

یہ تو۔۔۔!

نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔

یہ کیسے ممکن ہے؟

وہ بے یقینی سے ہر دیوار کو دیکھتی رہ گئی۔

پھر اس کی نظر دیوار ٹیبل پر رکھے اس البم پر پڑی جو کل رات سمیر نے اس کے ہاتھ سے چھین لیا تھا ایسے جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔

زرتشہ البم کھول کر ایک ایک تصویر کو کھولتی چلی گئی۔

ہر تصویر اسے حیرانگی کے سمندر میں دھکیلتی چلی گئی۔

وہ تیزی سے البم بند کرتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی اور اپنا فون اٹھا کر سمیر کا نمبر ملانے لگی۔

سمیر کا نمبر بند تھا اور ایک میسیج اور آیا تھا اس کا۔

"ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا زرتشہ، میرا طریقہ غلط تھا مگر محبت نہی۔۔۔

تم ڈرائیور کے ساتھ یونیورسٹی چلی جاو، آج کے بعد تمہارے راستے میں نہی آوں گا جب تک تم نہی چاہو گی۔

جب تک تم میرا میسیج پڑھو گی میرا نمبر اس وقت بند ہو گا۔

ہو سکتا ہے جلدی نمبر آن نا ہو مگر اس کا مطلب یہ نہی کہ میں تمہیں بھول چکا ہوں۔

میری مجبوری کو سمجھنے کی کوشش کرنا،،

تمہارا سمیر 💖۔۔۔۔

ساتھ ایک دل والی ایموجی تھا۔

زرتشہ کو پتہ ہی نہی چلا کہ کب آنسو اس کے گال بھگونے لگے۔

فون بیڈ پر پھینک کر وہ گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔

یہ سب کیا ہو گیا ہے میرے ساتھ؟

آخر میرے ساتھ ہی کیوں ہو رہا ہے ایسا، میں نے تو کبھی کسی کا برا نہی چاہا پھر کیوں اس نے میرے ساتھ ایسا کیا۔

کیا ہوا بھابی آپ رو کیوں رہی ہیں، حنا کی آواز پر زرتشہ چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی اور آنسو صاف کرنے لگی۔

کچھ نہی میں بس ایسے ہی گھر والوں کی یاد آ رہی تھی اور کچھ نہی۔

گھر والوں کی یا پھر گھر والے کی؟

میرا خیال ہے آپ کو بھائی کی یاد ستا رہی ہے، آپ فکر مت کریں وہ جلدی واپس آجائیں گے۔

وہ ایسے ہی ہیں کب آتے ہیں اور کب چلے جاتے ہیں کچھ پتہ ہی نہی چلتا۔

میرا دل چاہ رہا تھا کہ آپ کچھ دن اور رکیں ہمارے ساتھ مگر بھائی کا حکم ہیں کہ آپ آج ہی یونیورسٹی چلی جائیں۔

بھائی بہت اچھے ہیں، بہت محبت کرتے ہیں آپ سے۔

پچھلے ایک مہینے سے جب بھی گھر آتے تھے بس امی سے آپ ہی کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

مگر انہوں نے اچانک یہ نکاح کر لیا۔

وہ آپ کا دل نہی دکھانا چاہتے تھے، سب کچھ بتانا چاہتے تھے مگر موقع ہی نہی مل سکا۔

اسی لیے بھائی نے مجھ سے وہ البم اس کمرے میں رکھنے کو کہا تا کہ آپ خود ہی سب جان لیں۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو تمہارا بھائی بہت اچھا ہے مگر شاید میں ہی اس کی محبت کے قابل نہی یوں، تب ہی تو اسے پہچان نہی سکی،،

وہ دل ہی دل میں سوچتی مسکرا کر اپنا بیگ اور فون اٹھائے باہر کی طرف بڑھی۔

حنا بھی اس کے ساتھ چلتی گئی۔

سامنے سمیر کی امی کھڑی مسکرادیں اور زرتشہ کو گلے سے لگا لیا۔

جاو میری بیٹی خیریت سے، امید ہے جلدی ساری غلط فہمیاں دور ہو جائیں تمہارے دل۔سے۔

ناجانے کیوں زرتشہ ان کے اس قدر نرم رویے پر ان سے لپک کر آنسو بہانے لگی۔

امی اب چھوڑ بھی دیں جانے دیں بھابی کو انہیں دیر ہو رہی ہے۔

بھابی گاڑی آپ کا انتظار کر رہی ہے۔۔۔حنا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ مسکرا کر ان سے الگ ہوئی اور حنا کے گلے لگتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی۔

لیکن جب اس کی نظر سمیر کی جیپ پر پڑی تو بے ساختہ قدم جیپ کی طرف بڑھا دیئے۔

ایک نظر جیپ پر ڈالی، ڈرائیونگ سیٹ پر نظر ہڑتے ہی سمیر کا چہرہ آنکھوں سے گزرا۔

سٹیئرنگ وہیل کو چھوتی ہوئی تیزی سے گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

گاڑی میں بیٹھی تو اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

گاڑی گیٹ سے باہر نکلتے ہی کچے راستے پر چل پڑی۔

ایک ایک منٹ زرتشہ کے لیے بھاری ہو رہا تھا۔

کل جو راستہ اسے بہت بھلا لگ رہا تھا آج وہی راہیں اسے کسی کی کمی کا احساس دلا رہی تھی۔

توں رہے ساتھ ہر پل

بس اتنی آرزو ہے

دل کرے بس تیری آرزو

اب کہاں یہ میرے ساتھ ہے

بس گئے تم دل میں دھڑکن بن کر

یہ دھڑکن اب جو رکے

تیرے ہاتھوں میں ہاتھ ہو

توں رہے ہر پل ساتھ

بس اتنی آرزو ہے

آنسو تھے کہ تھم ہی نہی رہے تھے، زرتشہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی۔

کاش کل رات میں تمہاری بات سن لیتی سمیر۔۔۔ کس منہ سے معافی مانگوں گی میں تم سے؟

تم نے جو احسان مجھ پر کیا ہے کیسے اس کا بدلہ چکاوں گی میں؟

وہ شرمندگی کے دلدل میں دھنستی چلی گئی۔

بہت برا بھلا بول دیا تمہیں مگر تم تو میرے محافظ بن کر آئے۔

میری حفاظت کی اپنے ہی رشتوں کے پیچھے چھپی سازشوں سے بچایا مجھے۔

مگر میں کیسے نہی پہچان سکی ان کی سازشوں کو۔

کیسے کروں گی میں اب حالات کا مقابلہ۔۔۔

"مجھے تمہاری ضرورت ہے سمیر،،

جلدی واپس آجاو۔

مگر میں تو یہی ہوں تمہارے پاس، تمہارے دل میں دھڑکن بن کر۔۔۔اس آواز پر زرتشہ نے اپنے ارد گرد دیکھا تو سمیر نہی تھا۔

بس ڈرائیور ہی تھا جو چپ چاپ گاڑی چلانے میں مصروف تھا۔

اس نے ایک بار بھی پیچھے مڑ کر نہی دیکھا، وہ بھروسے مند تھا۔

بس یہی وجہ تھی کہ زرتشہ مطمئن ہو کر سفر کر رہی تھی۔

گاڑی ہاسٹل کے گیٹ کے پاس رکی تو زرتشہ اپنا بیگ اٹھائے گاڑی سے باہر نکل کر گیٹ سے اندر داخل ہو گئی۔

وہ اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر چلی گئی۔

وہ تینوں ابھی یونیورسٹی سے نہی آئی تھیں۔

زرتشہ دروازہ بند کرتے ہوئے بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں بند کر گئی۔

رونے کی وجہ سے سر میں بہت درد تھا اور تھکاوٹ کی وجہ سے کب سو گئی اسے پتہ ہی نہی چلا۔

دروازہ ناک ہونے پر وہ دروازے کی طرف بڑھی۔

وہ تینوں دروازے کے باہر کھڑی تھیں۔

زرتشہ کو دیکھتے ہی ان کے چہرے پر خوشی کی مسکان پھیل گئی۔

زرتشہ بھی پھیکا سا مسکرا دی اور باری باری ان سب سے گلے مل کر آنسو بہانے لگی۔

ارے زرتشہ رو کیوں رہی ہو یار؟

"تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ جو مرد سچی محبت کرتا ہے وہ نکاح کرتا ہے"

تو پھر یہ رونا دھونا کیوں؟

عافیہ نے زرتشہ کو اسی کے بولے گئے الفاظ یاد کروائے۔

زرتشہ نے بس مسکرانے پر اکتفا کیا۔

کیسے لگے تمہیں سمیر کے گھر والے؟

اب سوال نیلم نے کیا۔

ان کا رویہ تو ٹھیک تھا تمہارے ساتھ؟

ہاں سب بہت اچھے ہیں، سمیر کی ایک چھوٹی بہن ہے حنا۔

وہ دل کی بہت اچھی ہے اور اس کے ماں باپ بھی بہت اچھے ہیں۔

مجھے ایسا محسوس ہی نہی ہوا کہ میں کسی غیر کے گھر میں ہوں وہ سب مجھے اپنے سے ہی لگ رہے تھے۔

ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے میں اپنے گھر میں ہوں۔

اور سمیر؟

اس کے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا۔۔۔نازیہ اپنی عینک درست کرتی ہوئی بولی۔

سمیر۔۔۔۔!

زرتشہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔کیا مجھے ان تینوں کو سچ بتا دینا چاہیے؟

نہی۔۔ابھی نہی صحیح وقت آنے پر سب بتا دوں گی۔

سمیر ویسا ہی لگتا ہے مجھے جیسا پہلے لگتا تھا بدتمیز انسان۔

وہ اپنے گھر جا کر بدل تھوڑی جائے گا جیسا یہاں رہتا ہے ویسا ہی وہاں۔

چلو تم لوگ چھوڑو یہ سب لنچ کرنے جاتے ہیں بہت بھوک لگ رہی ہے مجھے۔

میں فریش ہو کر آتی ہوں تم تینوں بھی فریش ہو کر آجاو۔

ٹھیک ہے۔۔۔وہ تینوں کمرے سے باہر نکل گئیں۔

وہ تینوں کچھ دیر بعد ایک ہوٹل میں پہنچ گئیں۔

کھانا کھا رہی تھیں کہ اچانک باسط وہاں آگیا۔

ارے زرتشہ تم کب واپس آئی گھر سے؟

اس کے اچانک سامنے آنے پر زرتشہ گھبرا گئی اور ان تینوں کی طرف دیکھنے لگی۔

وہ میں۔۔۔میں۔۔۔وہ زرتشہ کے لیے بولنا مشکل ہو رہا تھا۔

یہ کل آگئی تھی مگر طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے آج یونیورسٹی نہی آسکی۔۔۔تمہیں اس سے مطلب؟

نازیہ غصے سے بولی۔

جانتے ہو ناں تم یہ کون ہے؟

اب زرتشہ سے دور ہی رہو تم اسی میں تمہاری بھلائی ہے اگر سمیر کو پتہ چلا تمہاری اس حرکت کا تو اس کے غصے سے تو واقف ہو تم۔

ہاں ہاں واقف ہوں میں!

جا رہا ہوں میں تو بس پوچھ رہا تھا۔

وہ ایک غصے بھری نظر نازیہ پر گاڑے وہاں سے چلا گیا اور وہ تینوں مطمئن سی کھانا کھانے لگیں۔

چھوڑو تم اس کو نازیہ کیوں اس سے بحث میں پڑتی ہو۔

یہ تو ہے ہی بد تمیز!

تم چپ چاپ کھانا کھاو۔۔۔عافیہ بولی تو نازیہ غصہ کنڑول کرتی ہوئی کھانا کھانے میں مصروف ہو گئی۔

کھانا کھانے کے بعد چاروں ہاسٹل کی طرف بڑھ گئیں۔

زرتشہ تمہاری اسائمنٹ کا کیا بنا؟

نیلم کے سوال پر زرتشہ کے چہرے پر پریشانی چھا گئی۔

اسائمنٹ تو بنا ہی نہی سکی میں۔۔۔اب کیا کروں؟

تم فکر مت کرو ہم سب تمہاری مدد کروا دیں گے صبح تک تیار ہو جائے گی۔

ٹھیک ہے۔۔۔زرتشہ مسکرا دی تو وہ سب بھی مسکرا دیں اور سب اسائمنٹ بنانے میں مصروف ہو گیں۔

اسائمنٹ مکمل ہوئی تو وہ تینوں اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں۔

زرتشہ بھی دروازہ بند کرتی ہوئی سونے کے لیے لیٹ گئی مگر پھر فون اٹھا کر سمیر کا نمبر ملایا مگر نمبر بند تھا۔

وہ گہری سانس لیتے ہوئے آنکھیں موند گئی۔

اگلی صبح وہ چاروں خوشی خوشی یونیورسٹی کی طرف بڑھیں تو گیٹ کے باہر کا منظر دیکھ کر ان سب کے چہروں پر حیرانگی چھا گئی۔

خضر لالہ۔۔۔!

بس زرتشہ اتنا ہی بول سکی۔۔

وہ دونوں بھائی غصے سے زرتشہ کی طرف۔۔۔ان کو غصے سے اپنی طرف بڑھتے دیکھ زرتشہ کے ہاتھ پاوں کانپنے لگے۔

لالہ آپ دونوں اتنی صبح صبح یہاں 'سب خیریت ہے؟

"جب بہن کی غیرت مر جائے تو بھائیوں کی نیند مر جاتی ہے"

بشر زرتشہ پر نظریں گاڑے بولا۔

زرتشہ کو اپنے پیروں تلے زمین سرکتی محسوس ہوئی۔

ککلکیا مطلب؟

وہ بس اتنا ہی بول سکی۔

خضر نے آگے بڑھ کر ایک زوردار طمانچہ زرتشہ کے گال پر مارا۔

اس کے قدم لڑ کھڑائے، وہ نازک سی لڑکی یہ تھپڑ برداشت نہ کر سکی اس کے ہاتھ سے کتابیں گر گئیں۔

وہ تینوں آگے بڑھیں زرتشہ کو سہارا دیا مگر بشر اس کا بازو کھینچتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھا۔

دروازہ کھول کر اسے اندر دھکیلا اور دروازہ بند کر دیا۔

کہاں ہے وہ لڑکا؟

خضر غصے سے چلایا۔

ککککون لڑکا۔۔۔؟

نیلم گھبراتی ہوئی بولی۔

وہی جس کے ساتھ تم ہمارے گھر آئی تھیں۔مجھے ابھی وہ لڑکا چاہیے۔

ان دونوں کو ایک ساتھ زندہ گاڑوں گا میں، اسے بچانے کی کوشش مت کرنا تم لوگ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔

وہ ابھی یہاں نہی ہے لیکن آپ اپنی بہن کے ساتھ ٹھیک نہی کر رہے۔

بہتر یہی ہو گا کہ آپ اسے یہی چھوڑ دیں ورنہ سمیر آپ دونوں کو نہی چھوڑوں گا۔

زرتشہ پر اگر ایک آنچ بھی آئی تو اس کا انجام برا ہو گا۔نازیہ غصے سے پھٹ پڑی۔

اگر وہ اتنا ہی بہادر ہے تو ابھی بلاوا سے، بشر بھی اسی کے انداز میں چلایا۔

ابھی وہ یہاں نہی ہے لیکن بہت جلد آپ کے سامنے ہو گا۔

New Era Magazine

توٹھیک ہے اسے کہنا کہ ہو سکے تو آکر بچالے اپنی محبوبہ کو اور تیار ہو جائے مرنے کے لیے۔۔ان دونوں کو ایک ساتھ ہی پھانسی پر لٹکاوں گا۔

خضر غصے سے بولتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھا وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی وہاں سے تیزی سے بھگا کر لے گئے۔

یہ کیا کہا تم نے نازیہ؟

ایسا نہی بولنا چاہیے تھا تمہیں اس طرح تو زرتشہ کے لیے مشکلات مزید بڑھ جائیں گی۔

کچھ نہی ہو گا تم دونوں فکر مت کرو۔

ہمیں سمیر کو کال کرنی چاہیے۔۔۔نیلم نے جلدی سے اپنا فون نکالا۔

مجھے نمبر دو سمیر کا۔۔۔

نازیہ نے فون نکال کر سمیر کا نمبر ڈائل کیا مگر وہ بند تھا۔

وہ دونوں مسلسل فون کر رہی تھیں مگر کوئی فائدہ نہی سمیر کا نمبر بند تھا۔

اب کیا کریں ہم؟

وہ دونوں پریشان تھیں مگر نازیہ بہت مطمئن سی تھی۔

تم دونوں فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا چلو ہم واپس چلتی ہیں ہاسٹل میرا پڑھنے کا بلکل جی نہی چاہ رہا۔۔نازیہ کے واپس پلٹنے پر وہ دونوں بھی ہاسٹل واپس چلی گئیں۔

"میں جانتی تھی یہ وقت آئے گا مگر اتنی جلدی آئے گا یہ نہی سوچا تھا۔زرتشہ کی سسکیاں گاڑی میں گونج رہی تھیں۔

New Era Magazine

مگر ان دونوں بھائیوں نے پلٹ کر اپنی بہن کی طرف نہی دیکھا۔

وہ بہن جس نے ہمیشہ اپنے بھائیوں کی بات مانی تھی اور آج بے قصور ہوتے ہوئے بھی وہ اسے قصوروار سمجھ رہے تھے۔

یہ سب کچھ کس نے کیا، کیسے پتہ چلا لالہ کو یہ سب ؟

زرتشہ کے لیے یہ بات حیران کن تھی۔

یاد آیا وہ باسط تھا جو یونیورسٹی کے گیٹ کے پاس کھڑا مسکرا رہا تھا۔

نہی۔۔۔یہ تم نے ٹھیک نہی کیا باسط، تم۔پچھتاوگے۔

سمیر تمہیں نہی چھوڑے گا۔۔!

وہ دل ہی دل میں سوچتی آنسو بہانے لگی۔

آخر کب تک جھوٹ بولتے رہو گے تم ؟

بہتر یہی ہے کہ تم سچ بول کر خود کو اس عذاب سے نجات دلا دو۔

جتنی دیر تم لگاوگے سزا اتنی ہی بڑھتی جائے گی۔

یہ ایک بند کمرے کا منظر ہے جہاں چار نوجوان چہروں پر ماسک لگائے ایک کرسی کے ارد گرد کھڑے ہیں۔

اس کرسی پر ایک نوجوان لڑکا بندھا ہے اور وہ چاروں اس کے گرد گھیرا تنگ کیے ہوئے ہیں مگر وہ لڑکا منہ کھولنے کو تیار ہی نہی ہے۔

تب ہی ایک لڑکی اندر داخل ہوتی ہے وہ بھی چہرے پر ماسک لگائے ہوئے ہے۔

New Era Magazine

ایک بری خبر ہے۔۔۔۔

وہ ان چاروں میں سے ایک کی طرف بڑھتی ہے اور اس کے قریب رکتے ہوئے بولتی۔

"بتانا میرا فرض تھا باقی جو تمہیں اچھا لگے"

جس پر دوسرا نوجوان عجیب نظروں سے اس کی طرف دیکھتا ہے اور اسے بازو سے کھینچتے ہوئے سب سے دور لے جاتا ہے۔

شاید تم بھول رہی ہو کہ ہم یہاں کس لیے ہیں!

یہ فضول کی باتیں چھوڑو اور کام کرو۔

میں جانتی ہوں ہم یہاں کس لیے ہیں مگر یہ بات بھی ضروری ہے۔

کیا اس کام سے بھی زیادہ ضروری؟

ہم سب یہاں دن رات اسی کام میں لگے ہیں مگر تمہارا دھیان کہی اور ہے۔

بہتر یہی ہو گا کہ وہ سب بھول جاو اور اپنے کام پر دھیان دو۔

ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی!

وہ ہاتھ اوپر اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

آج رات ہمیں کسی بھی حال میں اس کا منہ کھلوانا ہی ہو گا اور اس کے باقی ساتھیوں کو پکڑنا ہو گا۔

اگر آج رات بھی یہ کام نہ ہو سکا تو کل تک ہم لوگ کچھ بھی نہی کر سکیں گے۔

جو بھی کرنا ہے آج ہی کرو!

وہ اپنے ساتھیوں پر غصہ نکالتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

وہ لڑکا جس سے اس لڑکی نے بات کی تھی وہ سوچ میں پڑ چکا تھا مگر اس وقت وہ اپنے کام سے دھیان نہی ہٹانا چاہتا تھا۔

پھر سے سوال و جواب شروع کر دیئے اس نے۔

بتاو کون ہے تمہارا باس؟

بتاو مجھے ورنہ اچھا نہی ہو گا!

مجھے نہی پتہ وہ لوگ کون ہیں وہ لوگ کبھی سامنے آئے ہی نہی۔

ہمارا ان سے بس فون پر ہی رابطہ ہوتا تھا۔

وہی نمبر جواب بند ہے۔۔۔بس کر دو اب!

وہ غصے سے چلایا۔

اس کا گریبان تھام کر غرایا۔

میرے پاس زیادہ وقت نہی ہے مجھے آج رات ہی یہ کام ختم کرنا ہے۔

سمجھے تم؟

چھوڑ دو اسے مارو گے کیا؟

دوسرے لڑکے نے اس کا گریبان آزاد کروایا۔

یہ بتا دے گا سب کچھ۔۔۔بس تھوڑا پیار سے بات کرتے ہیں ناں۔۔

اس نے دوسرے لڑکے کی طرف اشارہ کیا اور وہ بجلی کی تار لیے وہاں آیا۔

وہ تار اس نے لڑکے کے ہاتھ پر رکھی اسے کرنٹ کا شدید جھٹکا سا لگا۔

وہ سر تا پاؤں کانپ کر رہ گیا۔

سچ بتانا چاہو گے یا مرنا پسند کرو گے؟

وہ پھر سے اس کی طرف بڑھا۔

میں نے بتا دیا میں جو کچھ جانتا تھا میرے فون میں وہ نمبر ہے آپ اس کا پتہ کیوں نہی ڈھونڈ لیتے۔

وہ تو ہم ڈھونڈ لیں گے مگر اس میں تو بہت وقت لگ جائے گا تم بتا دو تو کام جلدی ہو جائے گا،،

میں سچ کہہ رہا ہوں سر!

میں اسے نہی جانتا وہ کون ہیں۔۔۔بس فون پر ہی بات ہوئی تھی ہماری۔

تو ٹھیک ہے یاد کرنے کی کوشش کرو اس کی آواز۔۔۔کبھی کال ریکارڈ نہی کی تم نے؟

نہی ایسا کبھی نہی ہوا۔

آپ لوگ اسے کیوں نہی پکڑ لیتے۔۔۔وہ تو سب جانتا ہو گا۔

اسے تو ہم پکڑ ہی لیں گے اور تمہیں بھی لیکن ایک بات یاد رکھنا اگر مجھے پتہ چلا کہ تم یہ سب پہلے سے ہی جانتے تھے تو اچھا نہی ہو گا۔

وہ تینوں آپس میں باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے۔

"یہ سب کیا تھا تم کس کام میں مصروف ہو چکی ہو؟

اس میں غلط بھی کیا ہے میں کچھ غلط تو نہی کر رہی،اس کی زندگی خطرے میں ہے۔

اس کی زندگی کا کچھ سچ ہے جو آپ نہی جانتے!

میں نہی جانت۔۔؟

جیسے اسے یقین نہ ہوا اس کی بات پر۔

ایسا کیوں نہی کرتی تم یہ کام چھوڑ دو اور اس کام پر لگ جاو۔

ہم یہاں اپنے کام سے ہیں کسی کی زندگی کی الجھنیں سلجھانے کے لیے نہی۔۔۔

آپ سے یہ امید نہی تھی مجھے۔۔وہ بے یقینی سے دیکھتی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

*،،**،،،،******،،،**

سمیر ابھی ابھی یونیورسٹی واپس آیا تھا۔

اسے زرتشہ اور اس کی کوئی بھی دوست نظر نہی آئی یونیورسٹی میں۔

آخر کار اس نے فون نکالا اور زرتشہ کا نمبر ملایا۔

فون کی آواز پر بشر نے چونک کر زرتشہ کی طرف دیکھا۔

سکرین پر سمیر کا نام جگمگاتا دیکھ زرتشہ کی آنکھوں میں روشنی سی چمک اٹھی۔

اس سے پہلے کہ وہ کال پک کرتی بشر تیزی سے پلٹا اور اس کے ہاتھ سے فون کھینچ کر گاڑی سے

باہر پھینک دیا۔

زرتشہ بس دیکھتی ہی رہ گئی۔

لالہ آپ غلط سمجھ رہے ہیں مجھے!

چپ۔۔۔اس سے پہلے کہ زرتشہ مزید بولتی بشر چلا اٹھا۔

خبر دار جو ایک لفظ بھی بولی تم۔۔۔بہت کر لی تم نے اپنی من مانیاں۔

ہماری ہی غلطی تھی جو تم پر بھروسہ کر لیا اور تمہیں یہاں پڑھنے کے لیے بھیج دیا۔

بس اس لیے کہ تمہاری پڑھنے کی خواہش ادھوری نا رہ جائے۔

تمہیں ماں باپ کی کمی محسوس نہ ہو مگر تم نے ہماری اسی کمزوری کا فائدہ اٹھایا۔

ہمیں نہی پتہ تھا کہ تمہاری یہ خواہش ہماری عزت کا جنازہ نکال دے گی۔

وہ تو بھلا ہو باسط کا جس نے ہمیں تمہارے کالے کارناموں کا بتا دیا۔

وقت پر پہنچ گئے ہم ورنہ ہو سکتا تھا کہ ہم کسی کو بھی منہ دکھانے کے قابل نہ رہتے۔

جب باسط نے بتایا کہ تم ساری رات ہاسٹل سے غائب تھی تو دل چاہ رہا تھا کہ یہ سب سننے سے پہلے ہم مر جاتے۔

دل تو چاہتا ہے کہ ابھی ختم کر دوں تمہیں مگر نہی!

تم دونوں کی لاشیں ایک ساتھ ہی بچھائیں گے ہم۔

تم نے نکاح تو کر لیا ہے مگر اپنے سارے رشتے کھو دیئے ہیں۔

"تمہارا انجام اتنا بھیانک ہو گا کہ آئندہ کوئی بھی لڑکی ماں باپ کی عزت پر داغ لگانے سے پہلے ہزار بار سوچے گی اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک عبرت ہو گی،،

زرتشہ چپ چاپ آنسو بہانے لگی وہ جانتی تھی کہ اس کی کوئی بات نہی سنی جائے گی۔

بے قصور ہوتے ہوئے بھی وہ قصوروار بن چکی تھی۔۔بھابیوں کا رویہ تو پہلے ہی اس کے ساتھ ٹھیک نہی تھا اب تو پتہ نہی کیا کریں گی۔

زرتشہ کے لیے آنے والا ہر پل کسی پہاڑ سے کم نہی تھا۔

"سمیر نے نازیہ کا نمبر ڈائل کیا۔وہ کال پک کرتے ہی سمیر پر تپ گئی۔

کہاں مصروف تھے تم؟

صبح سے کتنی کالز کی ہیں ہم نے تمہیں 'نمبر کیوں بند تھا تمہارا؟

تم۔جانتے بھی ہو کیا ہوا ہے؟

زرتشہ پر کیا قیامت گزری ہے؟

اب بس پہیلیاں ہی بجھاتی رہو گی یا کچھ بتاو گی بھی؟

سمیر نے اسے ٹوکا تو وہ خاموش ہوئی۔

زرتشہ کے بھائی آئے تھے صبح یونیورسٹی اور اسے لے گئے۔

تمہارا پوچھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ وہ تمہیں اور زرتشہ کو جان سے مار ڈالیں گے۔

پتہ نہی کیا کیا بول رہے تھے وہ دونوں بہت غصے میں تھے۔

نازیہ نے اسے صبح ہونے والے سارے واقع کا بتا دیا۔

پلیز سمیر کچھ کرو زرتشہ کی جان خطرے میں ہے۔

"لیکن یہ سب ہوا کیسے؟

میرا مطلب ان کو پتہ کیسے چلا؟،،

New Era Magazine

ظاہری سی بات ہے باسط نے بتایا ہوگا 'جب زرتشہ کے بھائی اسے لے کر جا رہے تھے اس وقت وہ یونیورسٹی کے گیٹ کے پاس کھڑا مسکرا رہا تھا۔

مجھے پورا یقین ہے اسی نے کیا ہے یہ سب۔۔

سمیر کے ہاتھوں کی رگیں غصے سے تن گئیں وہ فون بند کرتے ہوئے ہاسٹل کی طرف بڑھا۔

اس کا رخ باسط کے کمرے کی طرف تھا۔

وہ پر سکون سا اپنے کمرے میں بیٹھا تھا کہ سمیر بنا ناک کیے اس کے کمرے میں داخل ہو گیا۔

باسط ساکت سا اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھنے لگا۔

سمیر اسے گریبان سے کھینچتے ہوئے کمرے سے باہر لے گیا اور آو دیکھا نا تاو اسے مارنا شروع کر دیا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ سب کرنے کی؟

آج تمہیں جان سے مار دوں گا میں۔۔۔ سمیر غصے سے بے قابو ہو چکا تھا۔

فیصل اور نوید بھی وہاں آ گئے اور بہت مشکل سے سمیر کو باسط سے الگ کیا۔

سمیر کسی بھی صورت آج اسے بخشنے والا نہی تھا۔

آج میں اسے ختم کر دوں گا اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کو چوٹ پہچانے کی۔

ہاں بتایا ہے میں نے زرتشہ کے بھائیوں کو کیا کر لو گے تم؟

باسط خود کو سنبھالتے ہوئے چلایا۔

بس بہت ہو گیا تم دونوں کا یہ ڈرامہ!

اب میں مزید برداشت نہی کر سکتا تھا، تم نے اس سے نکاح کر لیا میں نے برداشت کیا۔

تم اس کے گھر پہنچ گئے ساری رات اس کے کمرے میں گزاری۔۔۔ پھر اس کو ساتھ لے کر پوری رات تم غائب رہے۔۔۔ بس یہ مجھ سے برداشت نہی ہوا۔

بلا لیا اس کے بھائیوں کو فون کر کے۔

اب بس تم اپنی خیر مناو!

زرتشہ کا کام تو تمام ہو چکا ہو گا اب تک۔۔۔ تمہاری خاطر اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔

سب کے سامنے مجھے تھپڑ مارا۔۔۔ اب دیکھنا اس کا انجام۔

اور تم جو بڑے غیرت مند بنے پھرتے ہو اس کے ساتھ راتیں گزار لیں اب مزہ بھی تو چکھنا پڑے گا ناں۔۔۔

اب جو دو راتیں ساتھ گزاری ہیں انجام تو بھگتنا پڑے گا۔

کیا مطلب ہے تمہارا اس بات سے؟

سمیر پھر سے اس کی طرف بڑھا اور اس کے چہرے پر تھپڑوں اور مکوں کی برسات کر دی۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئے میری بیوی کے کردار پر کیچڑ اچھالنے کی 'وہ کل بھی پاکیزہ تھی اور آج بھی پاکیزہ ہے۔،،

تم نے سوچ بھی کیسے لیا زرتشہ کے بارے میں ایسا؟

وہ تمہیں اپنا بھائی سمجھتی رہی اور تم؟

تمہیں آج نہی چھوڑوں گا میں،۔۔ سمیر نے اس کا سر دیوار میں دے مارا۔

New Era Magazine

جس سے سمیر کے سر سے خون بہنے لگا اور وہ بے ہوش ہو کر گر گیا۔

سارے بوائز اپنے کمروں سے نکل کر یہ منظر دیکھ رہے تھے مگر کسی میں بھی آگے بڑھنے کی ہمت نہی تھی۔

باسط بے ہوش ہوا تو فیصل اور نوید تیزی سے اس کی طرف بڑھے اسے سہارا دے کر گاڑی میں لٹا دیا اور گاڑی ہاسپٹل کی طرف بڑھا دی۔

سمیر نے ایک زوردار مکا دیوار میں دے مارا جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ پر زخم ہو گیا مگر اسے پرواہ نہی تھی۔

اس وقت اسے بس زرتشہ کی فکر تھی۔خود کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا وہ۔

نہی زرتشہ تمہیں کچھ نہی ہونے دوں گا میں!

آرہا ہوں میں۔۔۔وہ تیزی سے اپنی جیپ کی طرف بڑھا۔

تم بن جینا ہے مشکل
دل اب تیرے سہارے
رکنے لگی ہے دھڑکن
رکھ ہاتھ دل پر
تھم جائے یہ دھڑکن
نہی بس میں ہمارے

بس چاہے تیرا ساتھ

بس دل تجھ کو پکارے

ہو تم اس مرضِ عشق کی دوا

تم بن جینا مشکل

ہے دل اب تیرے سہارے

گاڑی گھر کے اندر داخل ہوئی تو ہارن کی آواز سے دونوں بہنیں بھی وہاں آ پہنچیں۔

خضر کی بیوی نے آگے بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھول کر زرتشہ کا بازو دبوچ کر اسے گاڑی سے باہر نکالا۔

یہ کیا کر دیا تم نے؟

نکال آئی ہماری عزت کا جنازہ؟

وہ دونوں باری باری زرتشہ پر تھپڑوں کی برسات کرتی چلی گئیں۔

زرتشہ کے ہونٹ سے خون رسنے لگا مگر یہاں کسے پرواہ تھی۔

وہ دونوں بہنیں تھپڑوں کی برسات کرتی چلی گئیں اور ساتھ ہی ساتھ اس کے بے داغ کردار پر بدچلن کا دھبہ تھوپتی چلی گئیں۔

بدچلن، بے حیا، بے شرم نا جانے کن کن الفاظ سے نوازتی رہی۔

وہ برقعہ میں تیرا یار آیا تھا۔۔تو نے بلایا تھا اسے۔

اے کلموہی۔۔۔!

تجھے زرا شرم نہی آئی ساری رات تو نے اس کے ساتھ گزاری، پھر بھی تیرا جی نہی بھرا تو توں اس کے ساتھ فرار ہو گئی ایک رات کے لیے۔

بھائیوں کی عزت کا زرا خیال نہی آیا تمہیں؟

بول اب بولتی کیوں نہی؟

زبان پر تالا لگا رکھا ہے کیا؟

یہ دن دیکھنے کے لیے بھیجا تھا تجھے پڑھنے؟

اگر یہی کچھ دکھانا تھا تو ہمیں زہر کا پیالا دے کر مار ڈالتی۔

تیرا یہ کالا منہ دیکھنے سے پہلے ہم سب مر کیوں نہی گئے۔

جب وہ دونوں مار مار کر تھک گئیں تو زرتشہ کو بازو سے کھینچتی ہوئیں اس کے کمرے میں پھینک کر باہر سے تالا لگا دیا۔

زرتشہ نے ایک نظر خاموش تماشائی بنے اپنے بھائیوں کو دیکھا مگر وہ آگے نہی بڑھے اور نہ ہی زرتشہ کو اپنی بیویوں سے بچانے کی کوشش کی۔

وہ چند لمحے بند دروازے کو تکتی رہی بے بس سی بیٹھی خود کو ہاری ہوئی سمجھ رہی تھی۔

ناجانے آنسو کب سے گال بھگو رہے تھے، وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نا سکی۔

بس بے بسی سے فرش کو تکتی رہی۔

سمیر تم آوگے مجھے تم پر بھروسہ ہے،،

"بس اتنی التجا ہے کہ میری سانسیں ٹوٹنے سے پہلے تم آ جاو، میری آخری سانس تک میں تمہیں دیکھنا چاہتی ہوں،،

عشق کی راہ چلے تو بھٹک گئے
عشق میں جو بچھڑے تو بھٹک گئے
عشق آنکھوں سے اترا دل کے رستے
جو دل کے رستے چلے تو بھٹک گئے

***********،****

بتاو کون کون ہے اور تمہارے ساتھ؟

وہ پھر سے ایک دوسرے شخص کو رسیوں میں جکڑے چلا رہا تھا۔

اس کے سر پر پانی کی بالٹی الٹ کر اسے جگایا گیا تھا۔

وہ پھٹی پھٹی سی نگاہوں سے ماسک کے پیچھے چھپے چہروں کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

کون ہو تم لوگ اور کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟

وہ شخص اپنے بندھے ہوئے ہاتھ پیر دیکھ کر غصے سے چلایا۔

تمہارا کھیل اب ختم ہو چکا ہے یہ بتاو سارا مال کدھر ہے اور کون کون شامل ہے تمہارے ساتھ اس کام میں ؟

وہ ساری لڑکیاں راتوں رات کہاں غائب ہو گئیں، مجھے ان سب سوالوں کے جواب چاہیے۔

آپ بیٹھ جائیں میں بات کر کے دیکھتی ہوں۔۔۔وہ لڑکی آگے بڑھی اور اس کے سامنے فون لہرایا اور چند تصویریں سکرین پر روشن ہوئیں۔

بتاو اس گینگ میں اور کون کون شامل ہے تمہارے ساتھ ؟

ہمیں آج رات ہی ان تک رسائی چاہیے ورنہ تمہارا انجام اچھا نہی ہو گا۔

یہ زرا ٹھنڈا پانی لا دے کوئی مجھے۔۔

اس کے کہنے پر ایک لڑکا پھرتی سے فریج کی طرف بڑھا اور ٹھنڈے پانی کی بوتل اس کی طرف بڑھائی۔

دوسرے لڑکے نے آگے بڑھ اس شخص کے منہ اور ناک پر کپڑا رکھا اور اس لڑکی نے اس کے منہ پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔

وہ بری طرح ہاتھ پیر مارنے لگا اسے سانس لینے میں بہت تکلیف ہو رہی تھی۔

کافی ہے یا مزید سختی آزمانی پڑے گی ہمیں ؟

وہ پروفیشنل انداز میں بولی۔

تم لوگ چاہے جو مرضی کر لو میں سچ نہی بتانے والا۔۔۔وہ بھی ہار ماننے والا نہی تھا۔

بری طرح سے ہانپ رہا تھا مگر سچ بتانے کو تیار نہی تھا۔

تمہارا تو باپ بھی مانے گا آج۔۔۔چو تھا لڑکا تیزی سے اس کی طرف بڑھا اس کے بال دبوچتے ہوئے اس کے منہ پر تھپڑوں کی برسات کر دی۔

مگر وہ منہ کھولنے کو تیار ہی نہی تھا۔

آخر کار پہلا شخص آگے بڑھا اور اسے مزید مارنے سے روک دیا۔

****

دوپہر سے شام ہو چکی تھی مگر زرتشہ کے کمرے میں کوئی نہی آیا۔

اسے لاوارثوں کی طرح کمرے میں پھینک دیا گیا تھا۔کسی نے پانی کا ایک گھونٹ تک نہی دیا کسی نے۔

وہ صبح بنا ناشتہ کیے ہی یونیورسٹی جا رہی تھی اس غرض سے کہ وہاں جا کر ناشتہ کر لے گی مگر ایسا ممکن ہی نہی ہو سکا۔

وہ بہ مشکل اپنے بے جان وجود کو سنبھالتی ہوئی سائیڈ ٹیبل تک پہنچی۔

جگ سے بہ مشکل ایک گلاس پانی نکالا زرتشہ نے پانی پیا اور بیڈ پر گر سی گئی۔

اس کا پیٹ تو مار کھا کر ہی بھر چکا تھا۔

کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتہ ہی نہی چلا۔

رات کے کسی پہر زرتشہ کو اپنے سر پر کسی لمس کا احساس سا ہوا۔

وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھی۔

ککون ہے؟

زرتشہ میں ہوں، گھبرانے کی ضرورت نہی ہے!

فون کی ٹارچ روشن ہوئی اور سمیر کا چہرہ زرتشہ کی آنکھوں میں جگمگانے لگا۔

سمیر تم آ گئے۔

وہ جلدی سے سمیر کی گلے لگ کر آنسو بہانے لگی۔

سمیر کو زرتشہ سے اس حرکت کی بلکل امید نہی تھی اس نے مسکراتے ہوئے زرتشہ کے گرد بانہیں پھیلا دی۔

اسے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

زرتشہ میں یہی ہوں تمہارے پاس۔۔۔اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیے بولا۔

سمیر مجھے چھوڑ کر مت جانا یہ لوگ مجھے مارنا چاہتے ہیں۔

لالہ نے آج پہلی دفعہ مجھ پر ہاتھ اٹھایا اور دونوں بھابیوں نے مل کر مجھے بہت مارا۔

یہ دیکھو سمیر۔۔۔۔یہ نشان دیکھو۔۔وہ کسی بچے کی طرح گھبرائی ہوئی آواز میں آنسو بہاتی ہوئی بول رہی تھی۔

سمیر نے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔ششش چپ بلکل چپ!

زرتشہ میں ہوں تمہارے ساتھ!

"تم پر اٹھے ایک ایک ہاتھ کو کاٹ ڈالوں گا میں،،

زرتشہ خود میں سکون اترتا محسوس کرنے لگی یونہی سمیر کے سینے پر سر ٹکائے بہت دیر آنسو بہاتی رہی۔

سمیر نے اسے رونے سے نہی روکا وہ زرتشہ کے آنسو اپنے دل پر گرتے محسوس کر رہا تھا۔

زرتشہ نے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ رکھا تھا جیسے ڈر ہو کہ وہ پھر سے دور نہ چلا جائے۔

سمیر خود کو زرتشہ کا گنہگار محسوس کر رہا تھا۔

زرتشہ کی آنکھ کب لگ گئی اسے پتہ ہی نہی چلا اب وہ مطمئن سی تھی۔

سمیر جو اس کے ساتھ تھا اسے یقین تھا کہ وہ اسے کچھ نہی ہونے دے گا۔

وہ سو گئی تو سمیر نے اسے تکیے پر لٹا دیا اور خود کھڑکی کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ زرتشہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

اس نے مسکرا کر زرتشہ کے ماتھے پر ہونٹ رکھ دیئے۔ایک سکون سا محسوس ہوا اس کے دل کو وہ بھی وہی لیٹ گیا اور مسکرا دیا۔

زرتشہ کی آنکھ کھلی تو سمیر کی نظریں اسی پر جمی تھیں۔

وہ سویا ہی نہی بس زرتشہ کو سوتے دیکھتا رہا۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

زرتشہ سمیر کے پیچھے چھپ گئی۔

نہی سمیر تم چھپ جاو۔

سمیر نے اس کے اپنی شرٹ کو مٹھی میں جکڑے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اپنے ہونے کا یقین دلایا۔

اب وقت آگیا ہے سامنے آنے کا سمیر مطمئن سا بولا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تھا خضر کی بیوی نے دروازہ کھولا اور سامنے کا منظر دیکھ کر وہ چلا اٹھی۔

زرتشہ سمیر کے پیچھے کھڑی تھی اور سمیر بنا ڈرے خضر کی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔

چہرے پر غصے کے واضح آثار تھے۔تب ہی خضر اور بشر بھی وہاں آپہنچے اور سامنے کا منظر دیکھ کر ان کا خون کھول اٹھا۔

سمیر اپنی جگہ سے نہی ہلا،ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھنے لگا۔

تیری اتنی ہمت ہمارے ہی گھر میں کھڑا ہو کر ہمیں ہی آنکھیں دکھا رہا ہے۔۔۔خضر غصے سے سمیر کی طرف بڑھا۔

خبردار جو قدم بھی آگے بڑھایا آپ نے۔۔۔۔

سمیر کی جیب سے گن نکالنے کی دیر تھی کہ خضر کے بڑھتے قدم وہی رک گئے۔

اچھا تو اب توں ہمیں اس کھلونے سے ڈرائے گا۔

ایک تو ہماری عزت سے کھیلا توں،نکاح کر لیا اس سے۔۔۔ارے اسے تو اب بہن کہنے کو بھی دل نہی کر رہا۔

تم دونوں کو زندہ نہی چھوڑوں گا میں بشر بندوق کا رخ سمیر کی طرف موڑتے ہوئے بولا۔

لو کر لو اپنا شوق پورا!

New Era Magazine

سمیر گن واپس جیب میں رکھتے ہوئے بولا۔

بشر نے گولی چلائی مگر بندوق میں گولیاں ہی نہی تھیں۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

کیسے چلاو گے؟

یہ تو گولیاں تو میرے پاس ہیں۔

تم بڑی پلاننگ سے یہاں آئے ہو بیٹا مگر ہم نے بھی چوڑیاں نہی پہن رکھی، آج تم یہاں سے زندہ واپس نہی جا سکو گے۔

خضر غصے سے سمیر کی طرف بڑھا اسے مارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ سمیر نے اس کا ہاتھ تھام کر پیچھے دھکیلا۔

خضر لڑکھڑاتے ہوئے دیوار سے جا ٹکرایا۔

یہ مار پیٹ آپ کے بس کی بات نہی سالے صاحب!

بہتر ہے کہ ہم یہ معاملہ پیار سے نمٹا لیں۔

ہمارا نکاح تو ہو چکا ہے۔۔۔زرتشہ اب میری بیوی ہے۔

پچاس لاکھ دو اور اپنی بیوی کو یہاں سے لے جاو ہمیشہ کے لیے۔

بشر کی بات پر زرتشہ نے چونک کر اپنے بھائی کی طرف دیکھا۔

وہ بھائی جس سے اس کا خون کا رشتہ تھا۔

ہاں پورا پچاس لاکھ دو اور اسے ابھی یہاں سے لے جاو۔

ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہی ہے۔۔۔خضر بھی بول پڑا۔

لالہ۔۔۔آپ یہ سب کیا کہہ رہے ہیں؟

میں آپ کی بہن ہوں!

میرا سودا طے کر رہے ہیں آپ لوگ؟

یہ کیسا رشتہ ہے؟

کوئی رشتہ نہی ہے ہمارا تم سے سمجھی!

تم ہماری بہن نہی ہو۔۔۔۔بس ہمارے باپ کی بیٹی ہو۔

بابا نے ہماری ماں کے مرنے کے بعد تمہاری ماں سے شادی کر لی تھی۔

پھر جب تم اس دنیا میں آئی تو بابا ہم دونوں کو تو جیسے بھول ہی گئے۔

تم ان کی آنکھ کا تارا بن گئی اور ہم لاوارثوں کی طرح گھر کے کسی کونے میں پڑے رہتے۔

بہت ناانصافیاں ہوئیں ہمارے ساتھ۔۔۔پھر ہمیں تمہاری اماں کو مارنا پڑا۔

وہ دونوں بھائی ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرا دیئے۔

خود نہی مری تھی وہ ہم نے مارا تھا اسے گلہ دبا کر اور تمہیں بھی مار دیتے اسی دن اگر بابا اچانک گھر نہ آ جاتے۔

اس دن کے بعد ہمیں کبھی موقع ہی نہی ملا ورنہ تمہیں کب کا مار دیا ہوتا۔

ہمیں تو کبھی باپ کا پیار نصیب نہی ہو سکا۔ہم نے سوچا تھا کہ تمہاری ماں مر گئی ہے تو بابا پھر سے شادی کر لیں گے تمہاری خاطر اور تم بھی گھر کے کسی کونے میں پڑی رہو گی۔

New Era Magazine

مگر ایسا نہی ہو سکا!

ابا نے تیسری شادی نہی کی۔۔۔انہوں نے ساری زندگی تمہارے نام وقف کر دی۔

بزنس میں بھی اچھا خاصہ نقصان پہنچا ان کو صرف اور صرف تمہاری وجہ سے اور بابا نے ہمیں سکول سے ہٹا کر دکان سنبھالنے کو بول دیا۔

ہمارا مستقبل بس اس چھوٹی سی دکان کے سہارے رہ گیا۔

لیکن تمہاری پڑھائی میں انہوں نے کوئی خلل نہی آنے دیا۔

بس ان کی وجہ سے چپ تھے ہم دونوں ورنہ تمہیں کبھی بھی گھر سے قدم باہر نہ نکالنے دیتے۔

اور بابا نے ساری جائیداد بھی تمہارے نام کر دی، بشر نفرت بھرے انداز میں بولا۔

ہمیں وہ زمین و جائیداد اور پچاس لاکھ چاہیے۔۔۔اگر دے سکتے ہو تو بتاو ورنہ تم یہاں سے چلتے بنو۔

یہی رسم ہے جو ہمارے ہاں برسوں سے چلتی آ رہی ہے۔

"باپ کی وراثت میں بیٹی کا کوئی حق نہی ہوتا اور شادی سے پہلے شوہر اپنی ہونے والی بیوی کے لیے جہیز کی رقم خود ادا کرتا ہے،،

میں ان فضول رسموں کو نہی مانتا خضر صاحب!

یہ ساری رسمی آپ کی اپنی پیداوار ہیں اسلام میں تو ایسا کچھ نہی ہے۔

سمیر جواب تک چپ چاپ سب سن رہا تھا غصے سے بول پڑا۔

بات پیسوں کی نہی ہے!

"میں اپنی بیوی کی خاطر اپنے خون کا ایک ایک قطرہ بیچ سکتا ہوں، پیسے تو بہت چھوٹی بات ہے،،

مگر میں ختم کرنا چاہتا ہوں ان جعلی رسومات کو اور شروع تم سے ہو گا۔

میں تمہیں ایک پیسہ نہی دوں گا، شرعی اور قانونی طور پر زرتشہ میری بیوی ہے اور تم لوگ مجھے

اسے ساتھ لے جانے سے نہی روک سکتے۔

لالہ آپ لوگ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟

میں آپ کی بہن ہوں، آپ دونوں میرے سگے بھائی ہیں وہ خضر کے پاس جا رکی۔

دونوں کی بیویاں بھی یہاں آچکی تھیں۔

تم ہماری بہن نہی ہو سمجھی۔۔۔؟

خضر نے اسے دور دھکیلا زرتشہ گرجاتی مگر سمیر نے اسے تھام لیا۔

"اب میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی برداشت نہی کروگا،،

بس بہت ہو گیا تم دونوں کا تماشہ۔۔۔

"یہ میری بیوی ہے کوئی سامان نہی جو تم دونوں اس کی قیمت لگا رہے ہو!

اچھا اگر ایسا کروگے تو یہاں سے واپس نہی جاسکوگے کبھی بھی۔۔۔ خضر پھر سے اس کی جانب

بڑھا۔

"میں یہاں سے جا رہا ہوں ابھی اپنی بیوی کو لے کر، ہمت ہو تو روک لینا مجھے،،

وہ دونوں کو چیلنج کرتا ہوا زرتشہ کا ہاتھ تھامے باہر کی طرف بڑھا۔

وہ دونوں بھائی ان کے راستے میں آر کے۔

New Era Magazine

خبر دار جو یہاں سے جانے کی کوشش کی تو جان سے مار دوں گا تم دونوں کو۔

ایک بار کہہ دیا ناں کہ میری شرطیں پوری کرو اور شوق سے اپنی بیوی کو یہاں سے لے جاو۔

اب سمیر سے مزید ظبط کرنا مشکل ہو چکا تھا۔

اس نے اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کیے اور تیزی سے بشر کی جانب بڑھا۔

ایک زوردار مکا اس کے پیٹ میں مارا جس پر وہ اپنا پیٹ تھامے دیوار سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھ گیا۔

اس کی بیوی بھاگتی ہوئی اس کے پاس آ کر چیخ پکار کرنے لگی۔

خضر غصے سے سمیر کی طرف بڑھا اور سمیر بھی اتنے ہی غصے سے اس کی جانب بڑھا۔

اسے گریبان سے تھامتے اس کا سر دیوار میں دے مارا۔

سمیر نہی چھوڑ دو لالہ کو ان کو چوٹ لگ جائے گی زرتشہ چلا رہی تھی مگر سمیر پر اس کی کسی بات کا کوئی اثر نہی پڑا۔

"ایک بار کہا ناں میری بیوی ہے کو سامان نہی!

ایک بار کی کہی بات سمجھ نہی آئی تمھیں؟

نہی سمیر چھوڑ دو!

زرتشہ چلا رہی تھی اور خضر کی بیوی بھی مگر سمیر اندھا دھند اسے مار رہا تھا۔

رک جاو سمیر!

سمیر کے کانوں میں جب یہ آواز پڑی تو وہ اسے چھوڑتے ہوئے واپس پلٹا۔

نازیہ تم یہاں کیسے ؟

اور یہ کون ہیں تمہارے ساتھ ؟

فیصل اور نوید تم دونوں بھی یہاں۔۔۔۔زرتشہ ان سب کو اچانک یہاں دیکھ کر حیران رہ گئی۔

"میجر زویا اذنان۔۔۔۔نازیہ نہی !

مطلب۔۔۔۔زرتشہ کو اس کے جواب پر حیرت ہوئی اس کی نظر اس کی آنکھوں پر پڑی وہ بنا عینک پہنے گن تانے کھڑی تھی۔

ہاں میجر زویا اذنان ہوں میں اور یہ ہیں میجر اذنان۔۔۔باقی سب کو تو جانتی ہی ہو تم۔

یہ سب کیا کہہ رہی ہو تم میں کچھ سمجھ نہی پا رہی۔۔۔زرتشہ کا سر چکرا رہا تھا۔

بہت جلدی سمجھ آ جائے گا تمہیں سب کچھ۔۔وہ بولتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

سارا بیان ریکارڈ ہو چکا ہے ان سب کی گرفتاری کے آرڈرز آ چکے ہیں۔

بس کچھ دیر میں پولیس یہاں پہنچ جائے گی۔

جیسے آپ کو بہتر لگے میجر اذان۔۔۔۔سمیر اپنا غصہ کنڑول کرتے ہوئے زرتشہ کی طرف بڑھا۔

تم ٹھیک ہو؟

ہاں۔۔۔۔زرتشہ نے سر ہاں میں ہلایا۔

چند لمحوں بعد ہی پولیس وہاں آ پہنچی اور خضر اور بشر دونوں کو گرفتار کرنے لگی۔

ان کے ساتھ لیڈیز پولیس بھی تھی جو کہ زرتشہ کی دونوں بھابیوں کی گرفتاری کے لیے آئیں تھی۔

سمیر یہ سب کیا ہو رہا ہے؟

پولیس ان سب کو کہاں لے کر جا رہی ہے۔۔زرتشہ کے آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہی لے رہے تھے۔

یہ لوگ جیل جا رہے ہیں شاید عمر بھر قید کی سزا ملے انہیں۔

زرتشہ تم اپنے کمرے میں چلو آرام سے بیٹھو سب بتاتا ہوں۔

سمیر اسے ساتھ لیے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

زرتشہ کو صوفے پر بٹھا دیا اور پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا۔

لیکن کیوں سمیر؟

ان کا گناہ اتنا بڑا تو نہی تھا۔۔

ان کا گناہ بہت بڑا تھا زرتشہ۔۔۔ابھی تم سچ نہی جانتی۔وہ گلاس واپس میز پر رکھتے ہوئے بولا۔

خود بھی زرتشہ کے پاس بیٹھ گیا۔

تمہارے دونوں بھائی اور بھابیاں ایک بہت بڑا گینگ چلا رہے تھے۔

جس میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو نشے کی لت لگانا اور پھر ان سے بھی یہی کام کروانا اپنے مزید دوستوں کو اس کام پر آمادہ کرنا۔

قتل وغارت،لڑکیوں کی سمگلنگ اور کڈنیپنگ۔۔۔یہ سب بہت عرصے سے چل رہا تھا مگر تمہیں کبھی خبر ہی نہی ہوئی۔

ان سب میں ان کی مدد باسط کرتا تھا جو یونیورسٹیز اور کالجیز کے ٹین ایجرز کو اس بری عادت میں ڈالتا اور پھر ان سے بھی اسمگلنگ کرواتا۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے سمیر؟

مجھے لگتا ہے میں آج پاگل ہو جاوں گی۔

ایک طرف رشتوں کا اتنا بھیانک چہرہ اور دوسری طرف یہ سب۔۔۔کیسے سنبھالوں گی میں یہ سب۔

تمہیں سب سنبھالنا ہو گا زرتشہ!

"تم میجر سمیر کی بیوی ہو، تمہیں بہادر بننا ہو گا پہلے کی طرح۔۔۔

تمہاری بہادری نے ہی تو مجھے مجبور کیا تم سے محبت کرنے کے لیے۔۔۔سنبھالو خود کو میں ہوں ناں تمہارے ساتھ۔

زرتشہ نے آنسو سے بھیگی پلکیں اٹھا کر سمیر کی طرف دیکھا اور آنسو پونچھتے ہوئے مسکرا دی۔

سمیر بھی مسکرا دیا۔

باسط کی سچائی تو دیکھ ہی لی ہو گی تم نے میرے کمرے میں اگر اس دن میں تم سے نکاح نہی کرتا تو باسط تمہیں کڈنیپ کروا کر تمہارا بھی سودا کروانے والا تھا۔

اور وہ لڑکیوں کو ایسے ہی نہی بیچتے ان کا نکاح کروا دیتے ہیں تا کہ اگر ان کے گھر والے ان تک پہنچ بھی جائیں تو وہ نکاح نامہ دکھا کر ان کو یہ کہہ سکیں کہ ان کی بیٹی اپنی مرضی سے ان کے ساتھ ہے۔

New Era Magazine

اگر کوئی لڑکی پہلے سے شادی شدہ ہو تو ایسی لڑکی ان کے کسی کام کی نہی ہوتی۔اسے یا تو یہ لوگ مار کر اس کے عضا بیچ دیتے ہیں یا پھر اپنے ساتھ اسی کام میں ملوث کر لیتے ہیں۔

کیونکہ باسط کا فون میں نے ہینک کیا تھا تو اسے تمہارے بارے میں کسی سے بات کرتے سن لیا اور اسی دن تم سے نکاح کرنے کا سوچ لیا۔

مگر جیسا سوچا تھا ویسا نہی ہو سکا۔۔۔باسط خود وہاں آگیا تمہارے ساتھ۔

تمہیں میرے بارے میں مزید بد گمان کر رہا تھا وہ۔

اس سے پہلے کہ میں تمہیں کھو دیتا مجھے اسی وقت نکاح کرنا پڑا۔

سمیر لیکن تم نے یہ کیوں کہا تھا کہ باسط کا نکاح مجھ سے ہو گا؟'اگر وہ مان جاتا تو؟

ایسا نہی ہو سکتا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ وہ کبھی یہ نکاح نہی کرے گا۔

اپنی بہنوں کی مرضی کے بغیر وہ کوئی کام نہی کرتا اور اس کی بہنیں اس شادی سے کبھی راضی نہی تھیں۔

ان کا مقصد تو بس تم سے جائیداد اپنے نام کروا کر تمہیں کسی سے نکاح کروا کر اس گھر سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رخصت کروانا تھا۔

جو میں کبھی نہی ہونے دے سکتا تھا۔

میں تمہیں سب سچ بتا کر اپنے گھر میں یہ نکاح کرنا چاہتا تھا مگر ایسا نہی ہو سکا۔

اس کے بعد مجھے ایمر جنسی جانا پڑ گیا۔میرے وہم و گمان میں بھی نہی تھا کہ تم اپنے گھر واپس چلی جاو گی۔

آخر ایک ہفتے بعد مجھے نازیہ۔۔۔میرا مطلب میجر زویا اذنان کی کال آئی اور انہوں نے مجھے بتایا تمہارے بارے میں۔

تو پھر کیا۔۔۔آنا پڑا مجھے جناب کو لینے۔

وہ گھٹنوں کے بل زرتشہ کے سامنے بیٹھ گیا۔

اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔

"تو کیا معاف کر دیا اپنے اس نادان دیوانے کو؟

نہی۔۔۔۔زرتشہ نے سر نفی میں ہلایا۔

اچھا۔۔۔اگر معاف نہی کیا تو گاوں سے واپس آتے ہوئے سارے راستے آنسو کیوں بہار ہی تھی؟

تم نے کب دیکھا مجھے روتے ہوئے زرتشہ حیران ہوتے ہوئی بولی۔

سمیر مسکرا دیا۔

وہ اس لیے کہ ڈرائیور کو سب نظر آتا ہے اور بیک مرر میں مجھے تمہارا رونی صورت صاف نظر آ رہی تھی۔

تمہارے آنسو مجھے اپنے دل پر گرتے محسوس ہو رہے تھے۔

مگر اس وقت میں مجبور تھا۔یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ واقعی تم نے مجھے معاف کر دیا یا نہی۔

تمہارا بار بار میرا نمبر ڈائل کرنا اور آنسو بہانا مجھے اسی وقت یقین ہو چکا تھا کہ تم نے معاف کر دیا ہے مجھے۔

اس کے بعد مجھے واپس مشن پر جانا پڑا۔

اب ہمارے لیے باسط کی گرفتاری بہت ضروری ہو چکی تھی۔

اس وقت ہم سب یونٹ پر تھے اور باسط کے ایک ساتھی سے پوچھ گچھ میں مصروف تھے کہ میجر زویا وہاں آئی اور مجھے بتایا کہ میرے لیے ایک بری خبر ہے۔

میں کچھ دیر بعد فری ہوا تو ان کو کال کی تو پتہ چلا کہ تمہارے بھائی تمہیں گھر لے گئے ہیں۔

میں اسی وقت باسط کے پاس پہنچا۔کیونکہ میرا فون بند ہونے کی وجہ سے باسط کی وہ کال نہی سن سکا جس میں اس نے خضر کو کال کی اور ہمارے نکاح کے باررے میں بتایا تھا۔

مگر میجر زویا کو باسط پر شک تھا اور مجھے پورا یقین تھا کہ یہ کام باسط کا ہی ہے۔

باسط کو کسی طرح ہاسٹل سے یونٹ تک لانا تھا ہمیں اور مجھے بہت غصہ بھی تھا اس پر تو اسی وقت ہاسٹل پہنچا اور اس سے ہاتھا پائی کرتے ہوئے اسے بے ہوش کر دیا میں نے۔

فیصل اور نوید اسے ہاسپٹل لے جانے کے بہانے اسے یونٹ لے گئے۔

مار پیٹ اور چند گھنٹوں کی بھوک پیاس کے نتیجے میں باسط نے اپنا منہ کھول ہی دیا۔

خضر، بشر اور اپنی دونوں کی ساری پول اس نے خود کھول دی۔

ہمارا پلان تھا صبح آنے کا مگر میں صبح تک انتظار نہی کر سکتا تھا تو رات میں ہی آ گیا تمہارے پاس۔

باقی سب تو یاد ہے تمہیں۔۔۔

اب تم آرام سے بیٹھو گھر میں، ناشتہ کر لینا۔

میں کچھ دیر تک واپس آ جاوں گا۔

New Era Magazine

مشن کامیاب ہو چکا ہے اور میرا ابھی جانا بہت ضروری ہے۔

وہ زرتشہ کو حیران کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

زرتشہ بس حیران سی اسے جاتے دیکھتی رہ گئی۔

اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس وقت سمیر گاڑی چلا رہا تھا۔

چٹکی بجنے کی آواز پر زرتشہ نے چونک کر اوپر دیکھا۔

سمیر پھر سے اس کے سامنے تھا۔

میں نے کہا تھا کہ تھا کہ ناشتہ کرو اور تم ابھی تک یہی بیٹھی ہو۔

میں بس جا ہی رہی تھی۔۔۔زرتشہ اٹھ کر باہر کی طرف بڑھی سمیر نے اسے بازو سے تھام کر رخ اپنی جانب کیا۔

"میں ہمیشہ ساتھ ہوں تمہارے،،

آج کے بعد یہ اداسی نظر نا آئے مجھے، وہی پہلے والی ہنستی مسکراتی زرتشہ واپس چاہیے مجھے وہ جو بات بات پر مجھ پر پانی الٹ دے۔

سمیر کی آخری بات پر زرتشہ مسکرائے بغیر نا رہ سکی۔

بس یہی والی مسکراہٹ دیکھنا چاہتا ہوں میں ہمیشہ وہ آگے بڑھا اور زرتشہ کے ماتھے پر ہونٹ رکھتے ہوئے واپس پلٹا۔

زرتشہ حیران رہ گئی سمیر کی اس حرکت پر۔۔۔ سمیر مسکرا دیا۔

New Era Magazine

جلدی واپس آرہا ہوں میں۔۔۔وہی دلفریب مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے کمرے سے باہر نکل گیا۔

زرتشہ بھی مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

سارا گھر ویران سا ہو گیا۔زرتشہ اداسی میں اپنے لیے ناشتہ بنا کر کمرے میں واپس آگئی۔

بہ مشکل آدھا پراٹھا ہی کھا سکی وہ۔۔۔آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہی لے رہے تھے۔

یہ سب جتنا آسان لگ رہا تھا اتنا آسان نہی تھا۔

وہ بھائی جن کے ساتھ میرا بچپن گزرا وہ کیسے میرے دشمن بن سکتے ہیں۔

ہماری مائیں الگ تھیں مگر باپ تو ایک ہی تھا ناں۔۔ایک ہی باپ کی اولاد تھے ہم تو پھر کیوں لالہ۔۔؟

کیوں؟

کیوں کیا آپ سب نے میرے ساتھ ایسا؟

مجھ سے ماں کی محبت چھین لی اور بابا کے بعد آپ دونوں ہی میرے لیے ماں اور بابا تھے۔

یہ حق بھی چھین لیا مجھ سے۔۔۔میں آپ سب کو کبھی معاف نہی کروں گی۔

****

"میجر سمیر صاحب نہی آئے ہمارے ساتھ؟

گاڑی چلاتے ہوئے اذنان نے زویا سے سوال کیا۔

مگر زویا نے کوئی جواب نہی دیا الٹا منہ دوسری طرف موڑ لیا۔

زویا کچھ پوچھا ہے میں نے یار!

اب کی بار اذنان کا لہجہ تھوڑا اچھا تھا۔

آخر کو اس بات سے مطلب میجر اذنان؟

زویا روٹھے روٹھے سے لہجے میں بولی۔

مطلب تو ہے میری مسز کی اتنی محنت لگی ہے اس مشن میں۔۔۔میرا مطلب سمیر کو زرتشہ سے ملانے میں۔۔آخری بات پر اذنان اپنی ہنسی نا روک سکا۔

آپ مزاق بنا رہے ہیں میرا؟

ارے نہی نہی میں تو یہ کہہ رہا تھا بہت اچھا کام کیا ہے میری وائف نے، میں بہت خوش ہوں۔

?Oh really

زویا کو جیسے شاک لگا۔

جی میں بہت خوش ہوں اور مشن بھی مکمل ہوا۔

FinALLY۔...یہ مشن ختم ہو ہی گی

مگر میں زرتشہ کو لیے بہت دکھی ہوں۔

اس کے ساتھ جتنا بھی وقت گزرا بہت اچھا گزرا ہے میرا، وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔

اس کے بھائیوں کی اصلیت سامنے آنے پر وہ ٹوٹ چکی ہے۔

!Don't worry zoya

سمیر ہے اس کے ساتھ۔۔۔وہ سنبھال لے گا۔

وہ خود بہت اچھا انسان ہے، بس تھوڑا اکڑو ہے مگر محبت انسان کو بدل دیتی ہے اور میں یہ بدلاو سمیر میں دیکھ بھی چکا ہوں۔

امید ہے ان کی آنے والی زندگی خوشیوں سے بھری ہو۔

آمین۔۔۔زویا نے دل سے آمین بولا۔

جو بھی ہو سمیر اپنا کام بہت لگن سے کرتا ہے ہر مشن پورے دل سے مکمل کرتا ہے۔

اتنی آسانی سے اپنا رہن سہن بدلتا ہے کہ کوئی دیکھنے والا سوچ بھی نہی سکتا کہ یہ ایک آرمی آفیسر ہے۔

بس اس کی یہی ادا مجھے بہت پسند ہے اسی لیے تو ہر بار اسی کے ساتھ مشن پر نکلتا ہوں۔

پہلے تو آپ بہت خلاف ہو رہے تھے میرے اب کیسے سمجھ لگی آپ کو؟

وہ اس لیے کہ میں نے جب ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھا اور زرتشہ کے لیے سمیر کی فکر مندی دیکھی تو احساس ہوا کہ میری زویا نے دو دلوں کو ملا کر بہت اچھا کام کیا ہے۔

اذنان نے اس کا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگا لیا۔

زویا نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

میجر صاحب ڈرائیونگ پر دھیان دیں یہ رومانس کا وقت نہی ہے۔

زویا کی بات پر اذنان مسکرا دیا مگر زویا کا ہاتھ پھر سے تھام لیا۔

اب کی بار اس نے ہاتھ واپس نہی کھینچا۔۔۔دونوں خوشی خوشی اپنی منزل کی جانب بڑھ رہے تھے۔

****

ظہر کا وقت ہو چکا تھا اور سمیر ابھی تک واپس نہی آیا تھا۔

زرتشہ اکیلی بیٹھ بیٹھ کر اکتا چکی تھی۔

وضو کرنے کے بعد نماز ادا کی اور نیچے صحن میں آ کر بیٹھ گئی سمیر کے انتظار میں۔

کچھ دیر بعد ہی گیٹ پر دستک ہوئی۔

زرتشہ ڈرتی ہوئی گیٹ تک پہنچی۔

ککککون۔۔۔؟

بہ مشکل اتنا ہی بول سکی۔

سمیر۔۔۔دوسری طرف سے سمیر کی آواز پر زرتشہ نے سکھ کا سانس لیا اور دروازہ کھول دیا۔

سمیر مسکراتے ہوئے اندر آیا اور زرتشہ نے گیٹ بند کر دیا۔

تیار ہو جاو زرتشہ ہمیں نکلنا ہے ابھی،وہ تھکا تھکا سا صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

کہاں جانا ہے ہمیں؟

زرتشہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

ارے بھئی اپنے گھر جانا ہے اور کہاں!

اماں کو کال کر دی ہے وہ سب ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔

جلدی کر لو بہت لمبا سفر ہے یار اور واپسی پر یونیورسٹی سے تمہارا سامان بھی لینا ہے۔

میرا سامان لیکن کیوں سمیر؟

گھر کیوں جانا ہے میں ہاسٹل میں رہ لوں گی۔ بار بار اچھا نہی لگتا۔

!...impossible

کوئی ضرورت نہی ہاسٹل جانے کی۔۔۔ کیوں اچھا نہی لگتا زرتشہ؟

وہ تمہارا گھر ہے اچھا برا لگنے والی تو کوئی بات ہی نہی۔

لیکن سمیر۔۔۔۔!

کیا سمیر؟

جتنا کہا ہے اتنا کرو، چپ چاپ جا کر تیار ہو جاؤ اور کچھ نہی سننا چاہتا میں، انداز حکمانہ تھا۔

لیکن میری پڑھائی کا کیا ہو گا؟

میں پڑھنا چاہتی ہوں سمیر۔

تو پڑھو ناں کس نے روکا ہے پڑھنے سے مگر اب تم ہاسٹل میں نہی رہو گی۔

گھر بیٹھ کر پڑھنا جو دل چاہے۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں ایڈمیشن ہو جائے گا تمہارا گھر بیٹھ کر اسائمنٹس بنا کر سینڈ کرو آن لائن لیکچرز دیکھو اور پھر بھی کوئی پرابلم ہو تو میں حاضر ہوں۔

حنا بھی وہی سے ایف اے کر رہی ہے۔ اس کو جو مدد چاہیے ہو میں کرتا ہوں، تمہاری بھی کر دیا کروں گا۔

اب تو کوئی مسلہ نہی ہے ناں؟

نہی۔۔۔ زرتشہ غصے سے پیر پٹختی اوپر چلی گئی۔

New Era Magazine

سارے کپڑے تو ہاسٹل لے گئی ہوں میں اب یہ تو فنکشنز والے سوٹ ہیں یہ کیسے پہنوں میں۔۔اف۔۔کیا مصیبت ہے۔

زرتشہ الماری کھولے پریشان سی کھڑی تھی۔

آخر کار ایک ہلکے سے کام والا کالا سوٹ پہن کر نیچے چلی آئی۔

اسے آتے دیکھ سمیر مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔

Black color waooo...

میرا فیورٹ کلر میری مسز پر بہت اچھا لگ رہا ہے۔

وہ چند لمحوں کے لیے زرتشہ کے چہرے میں کھو سا گیا۔

اس کی جھکیں لمبی گھنی پلکیں۔۔آنکھیں بنا کاجل کے ہی بہت گہری تھیں اور بلش کرتے گال۔۔۔وہ بنا میک اپ کیے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

سمیر پلکیں جھپکائے بنا دیکھتا رہ گیا۔

آج سے پہلے شاید کبھی اتنے غور سے دیکھا ہی نہی اس نے زرتشہ کو یا پھر زرتشہ کو کالا رنگ بہت سوٹ کرتا ہے وہ فیصلہ نہی کر پا رہا تھا۔

کیا ہوا؟

ابھی تو کہہ رہے تھے جلدی کرو اور اب ہلنے کا نام ہی نہی لے رہے۔

ہاں وہ میں کہہ رہا تھا کہ۔۔۔کہ۔۔۔کہ۔۔دروازے وغیرہ اچھی طرح بند کر دو۔

اب ہمیں دوبارہ یہاں نہی آنا۔

کیوں نہی آنا ہمیں دوبارہ یہاں۔۔؟

یہ میرا گھر ہے میرے بابا کا گھر ہے۔۔زرتشہ آنسو بہانے لگی۔

وہ اس لیے کہ اب یہاں کوئی ہے نہی ہمارا۔۔۔جب جب یہاں آئیں گے پرانے زخم پھر سے تازہ ہو گے۔

گاڑی میں بیٹھو میں آرہا ہوں۔

سمیر کے کہنے پر بھی زرتشہ وہی کھڑی آنسو بہاتی رہی۔

زرتشہ میں نے کہا گاڑی میں بیٹھو جا کر۔۔اب کی بار اس کا لہجہ تھوڑا سخت تھا۔

وہ آنسو پونچھتی ہوئی ایک آخری نظر گھر پر ڈالتی ہوئی باہر کی طرف بڑھ گئی۔

سمیر سارے دروازے اور کھڑکیاں بند کرتے ہوئے چابیاں اٹھائے باہر کی طرف بڑھا۔

زرتشہ گاڑی سے ٹیک لگائے آنسو بہا رہی تھی۔

اف یہ لڑکی پاگل ہے مجھ سے گاڑی کی چابیاں تو لے جاتی۔

اس نے گیٹ بند کر دیا اور زرتشہ کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا۔

وہ چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی۔ سمیر نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

کچھ دیر بعد گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے باہر روکی دونوں نے وہاں سے کھانا کھایا اور سفر پر روانہ ہو گئے۔

کافی دیر تک گاڑی میں خاموشی رہی آخر اس خاموشی کو سمیر کی آواز نے ختم کیا۔

"""I love you

زرتشہ نے چونک کر سمیر کی طرف دیکھا اور مسکرادی۔

سمیر بھی مسکرادیا اور زرتشہ کا ہاتھ ہونٹوں سے لگا کر سینے سے لگالیا۔

دونوں مسکرادیئے۔

سہانا لگے ہر سفر

توں جو ساتھ ہے

نہی منزل کی فکر

توں جو ساتھ ہے

اب پانی نہی پھینکو گی؟

سمیر یونہی اس کا ہاتھ تھامے بولا۔

اگر آپ کی دل چاہ رہا ہے تو میں آپ کی یہ شدید خواہش ابھی پوری کر سکتی ہوں۔

وہ سامنے پڑی پانی کی بوتل کی طرف اشارہ کرے ہوئے بولی۔

اب اتنی بھی شدید خواہش نہی ہے یہ میری سمیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

تو پھر کیا ہے آپ کی شدید خواہش؟

ہمم۔۔۔۔میری شدید خواہش!

"میری خواہش ہے کہ یونہی تمہارا ہاتھ تھامے لمبے سفر پر چلتا جاوں اور زندگی کے لمحے

خوبصورت بنتے جائیں،بس تم ہو اور میں ہوں اور یہ تنہاراستے ہو،،

اتنی محبت کرتے ہیں مجھ سے تو اب تک مجھے تنگ کیوں کر رہے تھے آپ؟

آپ۔۔۔۔؟

تم نے مجھے آپ کہا؟

سمیر بہت شاکڈ ہوا۔

جی۔۔۔اب مجھے شرمندہ تو نا کریں وہ منہ دوسری طرف موڑتے ہوئے بولی۔

ہمم۔۔۔لیکن تم مجھے آپ کی بجائے تم بھی کہہ سکتی ہو۔

لیکن آپ نے ہی تو کہا تھا کہ آپ کہوں،اب کہہ رہے ہیں تم کہوں!

ہاں تو اب بھی میں ہی کہہ رہا ہوں۔تمہیں جیسے اچھا لگے بولا کرو۔

میں تم پر کوئی پابندی عائد نہی کرنا چاہتا۔

"محبت غلامی نہی بلکہ آزادی کا نام ہے،میں ان شوہروں میں سے نہی ہوں جو اپنی بیوی پر پابندیاں لگاتے ہیں،یہ نہی کرنا وہ نہی کرنا وغیرہ وغیرہ،،

میں چاہتا ہوں تم مجھے دل سے اپناو۔۔۔خود کو میری امانت سمجھ کر غیر نظروں سے خود کو بچاو اور بس مجھ سے محبت کرو،تم اور آپ کہنے سے مجھے فرق نہی پڑتا جیسے دل چاہے مجھے پکارو۔

لیکن میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھ پر پابندیاں لگائیں،

"شوہر کی عزت کرنا،اس کی ہر بات ماننا،خدمت کرنا اور اچھے برے ہر طرح کے حالات میں اپنے شوہر کا ساتھ دینا،اس کی خوشی میں خوش اور غم میں اس کا حوصلہ بننا یہ سب تو میرے فرائض ہیں،،

سمیر نے اچانک گاڑی کو بریک لگائی۔

زرتشہ مجھے یقین نہی ہو رہا کہ یہ سب تم بول رہی ہو، مطلب وہ زرتشہ جو ہر وقت لڑنے کو تیار رہتی تھی وہ اتنی بڑی بڑی باتیں کرنا کیسے سیکھ گئی؟

زرتشہ مسکرا دی۔

آپ گاڑی سٹارٹ کریں میں بتاتی ہوں۔

ہاں ضرور۔۔۔ سمیر نے مسکراتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

جب میں سیکنڈ ائیر میں تھی تو میری ایک کلاس فیلو تھی۔

وہ عبایا پہن کر آتی تھی یہاں تک کہ ہاتھوں اور پیروں پر گلوز پہنتی تھی۔

ہم فرینڈز اکثر اسے تنگ کرتی تھیں جب وہ ہماری دوست نہی تھی۔

ہم اسے اکثر اس کے عبایا پہننے کی وجہ سے تنگ کرتی تھیں۔

ایک دن وہ لائبریری میں اکیلی بیٹھی تھی کہ ہم ساری فرینڈز لائبریری پہنچی۔

اس وقت اس نے چہرے سے نقاب ہٹا رکھا تھا اور ہمارا یہ گمان تھا کہ وہ ایک بدصورت لڑکی ہے اسی لیے خود کو چھپا کر رکھتی ہے۔

ہم تو بس اسے دیکھتی ہی رہ گئیں وہ بہت پیاری تھی۔ اتنی پیاری کہ جتنا ہم کبھی سوچ بھی نہی سکتی تھیں۔

وہ ہمیں دیکھ کر مسکرا دی اور ہمیں اپنے ساتھ بیٹھنے کو کہا۔

ہم سب حیران ہوئیں کہ ہم نے آج تک کبھی اس سے اچھا برتاو نہی کیا پھر بھی وہ مسکرا رہی تھی۔

اس نے کتاب بند کر دی اور ہماری طرف متوجہ ہو گئی۔

میں جانتی ہوں آپ سب کے ذہن میں کئی سوال ہیں میرے لیے اگر کچھ پوچھنا چاہیں تو پوچھ سکتی ہیں۔

آپ اتنی پیاری ہیں تو پھر آپ پردہ کیوں کرتی ہوں، میں نے وہی سوال کیا جو اس وقت میرے ذہن میں تھا۔

میرے سوال پر وہ مسکرا دی۔

"میں پردہ اس لیے کرتی ہوں کیونکہ میں پیاری ہوں، میں کسی کی امانت ہوں اور میں نہی چاہتی کہ کسی غیر مرد کی نظر مجھ پر پڑے اور امانت میں خیانت ہو جائے،،

ہماری سمجھ میں تو کچھ نہی آیا۔ ہم نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

کس کی امانت ہیں آپ؟

میرے سوال پر وہ پھر سے مسکرا دی۔

"میں اپنے شوہر کی امانت ہوں، ان کے سوا مجھے کوئی نا دیکھے یہی میرا فرض ہے اور یہ اللہ کا حکم ہے،

"شوہر کی خدمت کرنا، شوہر کی ہر بات ماننا اور ہر طرح کے اچھے برے حالات میں ان کا ساتھ دینا، ان کی خوشی میں خوش اور غم میں حوصلہ بننا یہ مجھ پر فرض ہے، ورنہ میں خسارے میں ہوں،

"اللہ نے میرے شوہر کو میرا حاکم بنایا ہے اور محافظ بھی۔اللہ کی رضا میں خوش ہوں میں،،

وہ ہم سب کو حیران چھوڑ کر نقاب ٹھیک کرتی ہوئی لائبریری سے باہر نکل گئی۔

اس دن تو مجھے اس کی بات کا مطلب سمجھ نہی آیا مگر آج سمجھ آگیا شوہر کا کیا مقام ہے۔

اس کا مطلب اب تم مجھ پر پانی نہی پھینکو گی؟

سمیر کے سوال پر زرتشہ کو حیرت ہوئی کہ میں نے اتنی اچھی بات بتائی ہے اور اس کی سوئی ابھی تک پانی پر ہی اٹکی ہے۔

اف میرے خدا۔۔۔اس کا دل چاہا سامنے پڑی پانی کی بوتل خود پر ہی الٹ لے۔

ضرورت پڑنے پر میں یہ حربہ استعمال کر بھی سکتی ہوں، کسی خوش فہمی میں نہ رہنا تم۔۔۔

میرا مطلب آپ۔۔!

مطلب یہ کہ تم نہی بدلنے والی سمیر نے افسوس سے سر ہلایا۔

میں کوشش کروں گی خود کو بدلنے کی۔۔۔وہ سمیر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

سمیر کو ایک خوشگوار سا احساس محسوس ہوا وہ اپنے پر موجود زرتشہ کا ہاتھ دیکھ کر مسکرا دیا۔

لیکن اگر میں چاہوں کہ تم خود کو نہ بدلو۔۔۔؟

میرے لیے ویسی ہی رہو جیسی تم ہو۔

New Era Magazine

میں نے تمہاری انہی عادتوں کی وجہ سے تو پسند کیا ہے۔

"جو لڑکی کسی غیر مرد کے اپنی طرف بڑھتے قدم روک سکتی ہے وہ اپنے محرم رشتوں سے بہت محبت کرتی ہے،،

وہ دن جب ہم پہلی دفعہ ملے تھے کینٹین میں جب تم نے مجھ پر جوس گرایا تھا اور پھر اس کے بعد جب میں نے تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تو تم نے صاف انکار کر دیا۔

میں اس دن سے تمہارے آس پاس رہنے لگا کہ شاید تمہارے دل میں میرے لیے کوئی نرم گوشہ پیدا ہو مگر نہی۔۔ تم نہی بدلی۔

پھر وہ چوڑیاں۔۔۔۔ سمیر خاموش ہو گیا۔

زرتشہ کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔

I am sorry....

وہ شرمندہ سی بولی۔

نہی۔۔ سوری نہی بولنا آئیندہ۔

اس دن میں بہت پریشان تھا کیس کا کوئی سرا ہاتھ لگ ہی نہی رہا تھا اور اوپر سے تم مجھ پر تپ چکی تھی۔

وہ لمبے بال مجھے اس مشن کے لیے بڑھانے پڑے تھے۔۔۔ ایک طرف فرض تھا اور دوسری طرف محبت۔

خیر میں نے بال کٹوا دیئے کیونکہ تمہیں پسند نہی تھے۔

New Era Magazine

پھر کچھ دن میں یونیورسٹی نہی آسکا مصروفیات کی وجہ سے۔

جب یونیورسٹی آیا تو تم گیٹ کے پاس ہی نظر آ گئی۔پہلے سوچا تم سے بات کروں۔

پھر سوچا نہی۔۔۔ تھوڑا رعب تو دکھانا پڑے گا۔

مگر نہی جب تمہیں لائبریری میں جاتے دیکھا تو پاگل دل کے ہاتھوں مجبور میں بھی پیچھے پیچھے چل دیا۔

تم نے پھر سے مجھے غلط سمجھا۔۔میں تو تم سے بات کرنا چاہتا تھا ہمارے نکاح کی مگر یہ ممکن نہک ہو سکا۔

یہ سفر بہت خوبصورت تھا میرے لیے، محبت کا احساس بلکل نیا تھا میرے لیے ورنہ میں بہت خود غرض سا انسان ہوا کرتا تھا۔

تمہاری محبت نے مجھے بدل ڈالا۔۔۔میں کسی بھی صورت تمہیں کھونا نہی چاہتا تھا اسی لیے اتنا بڑا قدم اٹھانا پڑا۔

"ہر مشکل کے بعد آسانی ہوتی ہے اور دیکھ لو اتنی مشکلات کے بعد آخر تم نے مجھے قبول کر ہی لیا،،

بس اسی طرح میرا اعتبار کرنا، حالات چاہے جیسے بھی ہو بس اتنا یاد رکھنا یہ بندہ بس تمہارا ہے بس زرتشہ خان کا۔

زرتشہ نے مسکراتے ہوئے سمیر کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

یونہی باتیں کرتے کرتے سفر کٹ ہی گیا۔وہ دونوں گھر پہنچے تو ہر طرف اندھیرا چھا چکا تھا۔

ان دونوں کا استقبال بہت خوشدلی سے کیا گیا۔

زرتشہ کو ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی ریاست کی شہزادی ہو۔

آج سارا کھانا زرتشہ کی پسند کا بنا تھا۔

وہ دونوں فریش ہو کر آئے اور کھانا کھانے کے لیے بیٹھ گئے۔

تب ہی اچانک ندا وہاں آ گئی اور سمیر کے ساتھ والی کرسی گھسیٹتے ہوئے بیٹھ گئی اور کھانے سے انصاف کرنے لگی۔

زرتشہ کو ندا کا یہاں آنا بلکل اچھا نہی لگا اور سمیر بھی تو اس کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔

زرتشہ کرتی بھی تو کیا!

بے دلی سے کھانا کھایا اور اپنے یعنی سمیر کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

تھک چکی تھی اتنے لمبے سفر سے تکیہ درست کرتے ہوئے لیٹ گئی مگر سمیر کا ندا کے ساتھ باتءں کرتے ہوئے مسکراتا چہرہ آنکھوں کے سامنے منڈلانے لگا۔

نہی مجھے ایسا نہی سوچنا چاہیے سمیر کے بارے میں وہ تو بس اسے اپنی چھوٹی بہن سمجھتا ہے۔اس نے دماغ میں آنے والے فضول خیالات کو جھٹکا اور آنکھیں بند کیے سو گئی۔

ندا چلی گئی تو سمیر کو زرتشہ کا خیال آیا وہ مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

زرتشہ کو سوتے دیکھ کمرے کی لائٹ بند کرتے ہوئے باہر نکل آیا۔

باہر آیا تو حنا اسی کے انتظار میں باہر کھڑی تھی۔

بھائی آپ یہ ٹھیک نہی کر رہے!

کیا۔۔؟

سمیر کو حیرت ہوئی بہن کے اس سوال پر۔

بھائی آپ ندا سے زیادہ بات مت کیا کریں اب۔۔۔آپ کا نکاح ہو چکا ہے۔

سمیر ہنس پڑا حنا کی بات پر۔۔۔تو اس میں بتانے والی کونسی بات ہے میں جانتا ہوں۔

مگر یہ ندا سے کیا مسئلہ ہے اب تمہیں؟

مسئلہ ہے بھائی۔۔۔!

ندا کا یہاں آنا مجھے ٹھیک نہی لگتا اور بھابی کو بھی۔۔

کیا۔۔۔؟

زرتشہ نے ایسا کہا کیا تم سے؟

نہی انہوں نے تو ایسا کچھ نہی بولا مگر میں آپ کو وارن کر رہی ہوں۔

کھانا کھاتے وقت بھابی کا سارا دھیان آپ پر اور ندا پر تھا وہ خود کو بہت کم تر محسوس کر رہی تھیں۔اسی لیے اپنے کمرے میں چلی گئیں مگر آپ کو تو ندا سے ہی فرصت نہی تھی۔

بس کر دو حنا!

جو منہ میں آتا ہے بول دیتی ہو، جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہی ہے۔

تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں نے آج تک تمہیں اور حنا کو ایک جیسا سمجھا ہے کبھی تم دونوں میں کوئی فرق نہی کیا۔

یہ سب تمہارے دماغ کے پیدا کیے وسوسے ہیں انہیں ختم کر دو۔

بھائی میں جانتی ہوں آپ ندا کو بہن سمجھتے ہیں مگر وہ آپ کو بھائی نہی سمجھتی۔

حنا جاو سو جاو چپ چاپ پتہ نہی کیا کیا سوچتی رہتی ہو وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

حنا غصے سے پیر پٹختی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

صبح زرتشہ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد نیچے آئی تو حنا اور سمیر کی امی ناشتہ بنانے میں مصروف تھیں۔

وہ بھی ان کے ساتھ ہٹانا چاہتی تھی مگر انہوں نے اسے کام نہی کرنے دیا۔

یہ کیا بات ہوئی بھلا آپ دونوں مجھے کسی کام کو ہاتھ ہی نہی لگانے دیتیں۔

وہ اس لیے کہ ابھی آپ کے عیاشی کے دن ہیں بھابی ایک بار آپ کی شادی ہو گئی تو سب آپ ہی کو سنبھالنا ہے۔۔۔حنا پراٹھا پلیٹ میں رکھتے ہوئے بولی۔

حنا کی بات پر زرتشہ شرما کر نظریں جھکا گئی۔

بھابی آپ شرما رہی ہیں۔۔۔حنا کوئی موقع نہی چھوڑنے والی تھی۔

ننہی تو۔۔۔میں تو بس ایسے ہی وہ انکل جی کہاں ہیں؟

وہ تو کب کے چلے گئے باغات پر۔۔فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ناشتہ کرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اب شام کو آئیں گے واپس۔۔جواب سمیر کی امی کی طرف آیا۔

اب انکل، آنٹی نہی ہمیں اماں اور ابا کہنے کی عادت ڈال لو بیٹا۔

جی آنٹی۔۔۔ہمم میرا مطلب اماں جی۔

زرتشہ کے اماں جی کہنے پر وہ دونوں ماں بیٹی مسکرا دیں اور ان کو مسکراتے دیکھ زرتشہ بھی مسکرا دی۔

تینوں ناشتہ کرنے بیٹھ گئیں مگر زرتشہ کو سمیر نظر نہی آیا۔

کیا ہوا بھابی آپ پریشان لگ رہی ہیں مجھے؟

اوہ اچھا اچھا سمجھ گئی آپ کی نظریں جن کے انتظار میں ہیں وہ یہاں نہی ہیں۔

بھائی تو صبح ہی چلے گئے تھے ڈیوٹی پر۔

کیا۔۔؟

مجھے تو بتایا ہی نہی کہ صبح چلے جائیں گے وہ، زرتشہ کو حیرت ہوئی۔

اوہ یہ تو برا ہوا۔۔!

سمیر کو تمہیں بتا کر جانا چاہیے تھا۔ کیوں سہی کہا ناں میں نے تائی جان؟

یہ ندا تھی جو صبح صبح یہاں آ ٹپکی۔

مجھے تو بتایا تھا اس نے کل رات مگر کمال ہے اپنی بیوی کو نہی بتایا۔

جلے پر نمک چھڑک رہی تھی وہ۔

تم فکر مت کرو بیٹا سمیر ایسا ہی ہے۔۔ کب آجائے کب چلا جائے کچھ پتہ نہی ہوتا۔

شاید جلدی میں بتانا بھول گیا ہوگا تم ناشتہ کرو آرام سے آجائے گا جلدی۔۔ وہ ندا کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولیں۔

زرتشہ بس پھیکا سا مسکرادی اور ناشتہ کرنے میں مصروف ہوگئی۔

ارے حنا امی سے نہی ملاو گی اپنی بھابی کو؟

اپنی۔۔۔حنا نے ندا کے الفاظ دہرائے۔

ہاں میرا مطلب ہماری۔۔۔ایک ہی بات ہے۔

حنا ناشتہ کرنے کے بعد لے جاو بھابی کو چچی سے ملوانے۔

حنا نے سر ہلا دیا۔

وہ تینوں ناشتہ کرنے کے بعد گھر کے درمیانی راستے سے گھر کی دوسری طرف بڑھ گئیں۔

سامنے ایک خاتون بیٹھی تھی صوفے پر۔

سلام چچی جی۔۔۔یہ زرتشہ ہے سمیر بھائی کی دلہن۔۔۔حنا نے بہت اچھے انداز میں زرتشہ کا تعارف کرایا۔

اسلام و علیکم۔۔۔زرتشہ نے ان کو سلام کیا۔

وہ پہلے تو زرتشہ کو سر سے پاوں تک دیکھتی رہی پھر ہنس دیں یہ تو پٹھانی لگ رہی ہے مجھے۔

جی چچی یہ پٹھان ہی ہیں۔۔۔بہت پیاری ہیں میری بھابی۔

لیکن میں نے تو سنا ہے کہ پٹھان بہت غیرت مند ہوتے ہیں۔اس نے اپنے ماں باپ کا نام مٹی میں ملا دیا ہے اور کیسے بے شرمی سے پھر رہی ہے۔

چچی آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں؟ حنا نے ٹوکا مگر ان پر کوئی اثر نہی ہوا۔

ارے امی چھوڑیں آجکل سب چلتا ہے ندا نے بھی ماں کی ہاں میں ہاں ملائی۔

ان دونوں ماں بیٹی کی حقارت بھری نظریں زرتشہ پر ہی جمی تھیں مگر وہ سر جھکائے کھڑی تھی۔

توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے سمیر کو اور کوئی لڑکی نہی ملی تھی جو پٹھانی بیاہ لایا ہے۔

ارے میں پوچھتی ہوں آخر کیا کمی تھی میری بیٹی میں؟

عقل اور تہزیب کی کمی تھی ورنہ سمیر بھائی اسی سے شادی کر لیتے شاید۔

حنا کے جواب پر دونوں کے چہرے کے تیور بدلے۔

تو چپ رہ بد تمیز۔۔۔وہ غصے سے حنا کی طرف بڑھیں۔

میں نے کچھ غلط تو نہی کہا۔۔اور ایک بات سمیر بھائی نے یہ نکاح اماں اور ابا کی رضامندی سے کیا ہے تو آپ کو کوئی مسئلہ نہی ہونا چاہیے۔

میری بھابی لاکھوں میں ایک ہے۔ہیرا ہے ہیرا"

آپ اپنا کھوٹا سکہ سنبھال کر رکھیں اپنے پاس۔۔۔وہ زرتشہ کا ہاتھ تھامے اپنے گھر کی طرف بڑھ گئی اور جا کر ماں کو ساری بات بتا دی۔

چھوڑو بیٹا ان ماں،بیٹی کی عادت ہی ایسی ہے۔بہت کوشش کی انہوں نے کہ سمیر کی ندا سے بات چلا سکیں مگر میرا بیٹا ان کی باتوں میں نہی آیا اور وہ ندا کو چھوٹی بہن سمجھتا ہے۔

زرتشہ نے بس مسکرانے پر ہی اکتفا کیا۔

سمیر ایک ہفتے بعد اچانک گھر آیا۔۔۔زرتشہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی اسے دیکھ کر،سب کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔

اس دن والی بات کا کسی نے کوئی ذکر نہی کیا گھر میں البتہ سمیر کے ابا نے ولیمے کے ایک فنکشن کا اعلان کر دیا تا کہ سب کو ان کی بہو سے ملوایا جا سکے اور دونوں ہنسی خوشی اپنی زندگی گزار سکیں۔

New Era Magazine

حنا کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہی تھا انج بھائی کو دلہا بنا دیکھنے کی اس کی خواہش پوری ہونے جا رہی تھی۔

آج دونوں کی مہندی کا چھوٹا سا فنکشن گھر میں ہی ارینج کیا گیا تھا۔

ندا جلی بھنک سی بیٹھی تھی اپنی ماں کے ساتھ ان دونوں کو کوئی منہ نہی لگا رہا تھا کیونکہ ان کی زبان ہمیشہ کڑوے بول ہی اگلتی ہے۔

ندا نے بہت کوشش کی ان دونوں کے درمیان دوریاں پیدا کرنے کی مگر ناکام رہی۔

"اگر شوہر اور بیوی کا ایک دوسرے پر بھروسہ قائم رہے تو کسی تیسرے کی کیا جرات ان کے درمیان رکاوٹ بن سکے،،

مہندی کا فنکشن گھر میں ہی تھا مگر سمیر اور زرتشہ کو اجازت نہی تھی ایک دوسرے کس دیکھنے کی۔

گاوں کے رواج کے مطابق عورتوں کا فنکشن الگ تھا اور مردوں کا الگ۔

سمیر اکتا چکا تھا ان رسموں سے۔۔۔اب یہ کیا بات ہوئی بھلا بندہ اپنی بیوی کو دیکھ بھی نہی سکتا وہ فیصل اور نوید کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

ان دونوں نے سمیر کی حالت دیکھتے ہوئے قہقہ لگایا۔

سمیر نے افسوس سے سر ہلایا۔۔ہنس لو بدتمیزوں جب تم لوگوں کا وقت آئے گا تب میں بھی ایسے ہی ہنسوں گا۔

یہ تینوں بچپن کے دوست ہیں ان کے گھر بھی اسی گاوں میں ہیں۔تینوں نے ایک ساتھ ہی آرمی جوائن کی۔

ول البم جو زرتشہ کو سمیر کے خفیہ کمرے سے ملا تھا اس میں ان کی بچپن سے لے کر آرمی جوائینگ اسر ٹرینگ وغیرہ کی پکس تھیں۔

اس کمرے میں زرتشہ اور سمیر کی بہت ساری تصویریں دیواروں ہر چسپاں تھیں۔جو جب جب ان دونوں کی ملاقات ہوتی نازیہ۔۔میرا مطلب میجر زویا نے اپنے کیمرے میں قید کی تھیں۔ کہ ساری تصویریں سمیر کی محبت کا منہ بستا ثبوت تھیں۔

زویا وہ تصویریں سمیر کو بھیجتی رہی اور سہ مذاق میں زرتشہ زے محبت کر بیٹھا۔

دوسری طرف عافیہ اور نیلم بھی زرتشہ کو تنگ کرنے میں مصروف تھیں۔

ھنسی خوشی خوشیوں کی یہ رات اپنے اختتام کو پہنچی مگر سمیر کی زرتشہ کو دیکھنے کی خواہش دل میں ہی رہ گئی۔

خیر اگلے دن سمیر دلہا بن بہت جچ رہا تھا۔بلیک پینٹ کوٹ پہنے وہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔

اس کے اماں،ابا تو بلائیں لیے نہی تھک رہے تھے اور حنا کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہی تھا۔

بارات ہال پہنچی۔۔۔سمیر سٹیج پر براجمان ہو چکا تھا مگر اس کی نظریں بس زرتشہ کے انتظار میں تھیں۔

زرتشہ کو سٹیج کی طرف آتے دیکھ سمیر کے چہرے پر اداسی چھا گئی کیونکہ زرتشہ نے چہرہ گھونگٹ میں چھپا رکھا تھا۔

زرتشہ کو سٹیج کی طرف بڑھتے دیکھا تو اس نے آگے بڑھ کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

زرتشہ نے سمیر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور اس کے ساتھ آرکی۔

سمیر کی امی ان کے پاس آئیں اور دونوں کو بیٹھنے کو بولا۔

دونوں بیٹھ گئے اور گفٹس کا دور چلا اس کے بعد کھانے کا دور چلا اور پھر رخصتی کا وقت آ پہنچا۔

زرتشہ کو شدت سے اپنے بابا اور بھائیوں کی یاد آئی۔

مگر وقت بہت آگے بڑھ چکا تھا رشتے بہت پیچھے رہ گئے تھے۔

بس بے بسی باقی تھی۔

وہ بس دل ہی دل میں آنسو بہاتی رہی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے رونے کی وجہ سے سمیر یا پھر گھر والے اداس ہو۔

یادوں کے سمندر سے باہر تب نکلی جب سمیر نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

اس نے وہ ہاتھ مظبوطی سے تھام لیا۔اب یہی سہارا تھا جس کے ساتھ زندگی گزارنی تھی اسے۔

زرتشہ کو حنا اس کے کمرے میں چھوڑ آئی۔

وہ بہت دیر تک سمیر کا انتظار کرتی رہی مگر وہ کمرے میں نہیں آیا۔

اب وہ گھونگٹ بھی نہیں ہٹا سکتی تھی اور سو بھی نہیں سکتی تھی۔

آخر ایک گھنٹے بعد وہ کمرے میں داخل ہوا۔

الماری سے ٹراوزر اور ٹی شرٹ نکالتے ہوئے واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

چینج کرنے کے بعد آرام سے بیڈ کی دوسری طرف تکیہ درست کرتے ہوئے لیٹ گیا۔

زرتشہ کو مکمل نظرانداز کیے ہوئے تھا وہ۔

زرتشہ جو پہلے سے ہی دکھی تھی، سمیر کا رویہ دیکھ کر وہ مزید دکھی ہو گئی۔

اسے سمجھ نہی آرہی تھی کہ آخر ہوا کیا ہے سمیر کو، کیوں کر رہا ہے وہ ایسا۔

آخر کار اس نے ہمت کی اور سمیر کے کندھے پر ہاتھ رکھا جو سمیر نے تیزی سے ہٹادیا۔

سمیر۔۔۔!

آخر ہوا کیا ہے؟

آپ کیوں ناراض ہیں مجھ سے؟

زرتشہ بس رونے کو تیار تھی۔

سمیر ٹس سے مس نہی ہوا۔ تو پھر ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔۔۔

جا رہی ہوں میں چینج کرنے۔۔۔ ایک تو آپ کے لیے اتنے ہیوی کپڑے پہنے، تیار ہوئی مگر آپ کو پرواہ ہی نہی ہے۔

وہ اپنا بھاری لہنگا سنبھالتی ہوئی الماری کی طرف بڑھی۔

تھوڑا سا گھونگٹ اٹھایا اور اپنا ایک جوڑا نکالا۔

جیسے ہی پلٹی سمیر اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا۔

ایک دم پلٹنے پر زرتشہ کا پاوں لہنگے میں اٹکا اور وہ گرتے گرتے بچی۔

New Era Magazine

سمیر کو کندھوں سے تھام رکھا تھا اس نے اور آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ گھونگٹ پھر سے نیچے گر چکا تھا۔

سمیر نے دونوں ہاتھ آگے بڑھائے اور گھونگٹ اٹھا دیا۔

زرتشہ نظریں جھکا گئی۔

سمیر کی نظریں اس کے چہرے پر جم سی گئیں وہ بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھنے لگا۔

کیا ہے اب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟

جانے دیں مجھے چینج کرنا ہے، وہ ناراضگی سے واش روم کی طرف بڑھی مگر سمیر اس کے راستے میں آ رکا۔

بہت تڑپایا ہے تم نے، اب جی بھر کر دیکھ تو لینے دو مجھے۔

کل سے ترس گیا ہوں تمہارا چہرہ دیکھنے کو مگر اب سمجھ آ گئی ہے کیوں کہتے ہیں کہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

Looking so pretty...

مدھم آواز میں زرتشہ کے کان میں بسلتا وہ اس کے دل کی دھڑکن میں ہلچل مچا گیا۔

زرتشہ شرما کر آگے بڑھی سمیر پھر سے اس کے راستے میں آ رکا۔

زرتشہ کا ہاتھ تھاما اور دراز سے رِنگ نکال کر اسے پہنا دی اور ہاتھ ہونٹوں تک لے گیا۔

زرتشہ نے اپنا ہاتھ تیزی سے واپس کھینچا اور پانی کا گلاس اٹھا کر سمیر پر الٹ دیا۔

وہ بس صدمے کی حالت میں کبھی زرتشہ کو اور کبھی اپنے کپڑوں کو دیکھتا۔

زرتشہ یہ کیا ہے یار۔۔۔کم از کم آج کے دن تو چھوڑ دیتی۔۔ سمیر مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔

سمیر کے مسکرانے پر زرتشہ بھی مسکرا دی۔۔آپ مجھے تنگ کر رہے تھے اسی لیے کیا ایسا۔

اب اس میں تنگ کرنے والی کونسی بات تھی یار انگوٹھی ہی تو پہنا رہا تھا منل دکھائی کا تحفہ۔

وہ بولتے ہوئے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا زرتشہ کے قریب آ پہنچا۔

اسے بازو سے تھامتے ہوئے اپنے قریب لایا اور اس کے ماتھے پر ہونٹ رکھ دیئے۔

بے قرار دھڑکنیں ہیں
تم جو رکھ دو سینے پے سر
تو قرار ان کو مل جائے

زرتشہ نے پر سکون ہو کر اپنے ہمسفر کے زینے پر سر رکھ دیا۔

ایک خوبصورت زندگی کا آغاز ہوا۔ محبت کرنے والوں کی ان کی محبت مل ہی جاتی ہے اگر محبت میں خلوص ہو ورنہ محبت بس نام کی ہوتی ہے۔

صبح زرتشہ نماز ادا کرنے کے بعد نیچے آ گئی سمیر بھی نماز ادا کر کے واپس آ گیا۔

سب نے ایک ساتھ ناشتہ کیا۔۔۔ سارے مہمان رات کو ہی جا چکے تھے۔

سب کے چہروں سے خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔ناشتہ کرنے کے بعد سمیر اپنے کمرے میں چلا گیا اور زرتشہ کو بھی کمرے میں آنے کا اشارہ دیا۔

New Era Magazine

الماری سے ایک فون نکال کر زرتشہ کی طرف بڑھایا۔یہ فون کل رات دینا یاد نہی رہا مجھے۔

اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھنا۔مجھے ابھی جانا ہو گا جلدی واپس آوں گا۔

ڈیوٹی کا وقت شروع ہو چکا ہے۔۔جا رہا ہوں ایک نئے مشن پر۔۔۔دعا کرنا کامیابی حاصل ہو۔

آمین۔۔۔میں آپ کے فرض کے راستے میں کبھی رکاوٹ نہی بنوں گی۔

مجھے فخر ہے کہ میں ایک آرمی آفیسر کی بیوی ہوں۔

وہ سمیر کے دونوں ہاتھ آنکھوں سے لگاتے ہوئے بولی۔

سمیر نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کی اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

زرتشہ کو ایک مکمل گھر مل گیا۔۔حنا کی صورت میں چھوٹی بہن اور ماں باپ جیسے ساس سسر مل

گئے اور ان سب سے زیادہ اسے چاہنے والا شوہر ملا۔

جو اس کے لیے کسی نعمت سے کم نہی تھا۔

(ختم شدہ)

New Era Magazine

نوٹ

جا تجھے معاف کیا پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine